قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 10/ نومبر 2022ء | 14/ ربیع الثانی 1444 ہجری قمری | 10/ نبوت 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 245

ارشادِ باری تعالیٰ

وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۷۰﴾

(العنکبوت: 70)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں، ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

فرمانِ خلیفہ وقت

اللہ تعالیٰ کی تلاش کرنے والے ہی اللہ تعالیٰ کو پا سکتے ہیں یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے مختلف درجے ہیں جو ایک جُہدِ مسلسل سے اللہ تعالیٰ کی توجہ کو جذب کر کے انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان بالغیب اور اس کی طاقتوں اور صفات پر کامل ایمان اس مسلسل کوشش کی طرف انسان کو مائل کرتا ہے۔ اگر صرف عقل کے ترازو سے اللہ تعالیٰ کی پہچان کی کوشش ہو گی تو اللہ تعالیٰ نظر نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی طرف آنے کے راستے نہیں دکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اس کے راستوں کی تلاش کے لئے پہلی کوشش بندے نے کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پہچان کے لئے بھی بندے کو اندھیرے میں نہیں رکھا کہ کس طرح راستے تلاش کرنے ہیں؟ سب سے اوّل اس زمانہ کے لئے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے لے کے قیامت تک کے زمانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ کریم کو ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اس میں سے راستے تلاش کرو۔ اس سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ انسان کو راستوں کی نشاندہی کرتا رہا ہے اور پھر انبیاء کے ذریعے سے نشانات اور عجائبات دکھا کر اپنی ہستی کا ثبوت بھی پیش کرتا ہے تا کہ ان چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کے راستوں کی پہچان ہو سکے۔

(خطبہ جمعہ 3/ ستمبر 2010ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- اے خدا! سارے زمانے کو ہدایت دے دے (منظوم)
- روحانی سانچا
- وقف زندگی کی اہمیت اور اس کے تقاضے
- حضرت نواب سید محمد رضویؓ۔ حیدر آباد دکن
- ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے
- ہمارے پیروں کے نیچے مٹی زندگی سے بھری پڑی ہے

فرمانِ رسولؐ

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ مَیں نے آنحضرتؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مَیں نے اپنے بعد صحابہ کے اختلاف کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اے محمدؐ! تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہیں۔ بعض بعض سے روشن تر ہیں۔ لیکن نور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس نے اختلاف کے وقت تیرے کسی صحابی کی ایک بات میں بھی پیروی کی تو میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہو گا۔ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے یہ بھی کہا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

(مشکوٰۃ کتاب المناقب باب مناقب الصحابہ الفصل الثالث حدیث نمبر 6018)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

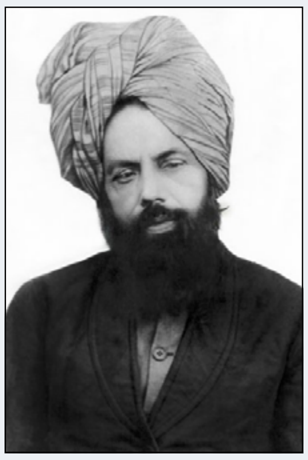

- بھلا یہ کیونکر ہو سکے کہ جو شخص نہایت لاپروائی سے سستی کر رہا ہے وہ ایسا ہی خدا کے فیض سے مستفیض ہو جائے جیسے وہ شخص کہ جو تمام عقل اور تمام زور اور تمام اخلاص سے اس کو ڈھونڈتا ہے۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 566 حاشیہ نمبر 11)

- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت: 70) جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ سو انسان کو چاہئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 20 ایڈیشن 1984ء)

- خدا تعالیٰ کا یہ سچا وعدہ ہے کہ جو شخص صدقِ دل اور نیک نیتی کے ساتھ اس کی راہ کی تلاش کرتے ہیں وہ ان پر ہدایت و معرفت کی راہیں کھول دیتا ہے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا یعنی جو لوگ ہم میں ہو کر مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان پر اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔ ہم میں ہو کر سے یہ مراد ہے کہ محض اخلاص اور نیک نیتی کی بنا پر خدا جوئی اپنا مقصد رکھ کر۔ لیکن اگر کوئی استہزاء اور ٹھٹھے کے طریق پر آزمائش کرتا ہے، وہ بدنصیب محروم رہ جاتا ہے۔ پس اسی پاک اصول کی بنا پر اگر تم سچے دل سے کوشش کرو اور دعا کرتے رہو تو وہ غفور رحیم ہے۔ لیکن اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی پرواہ نہیں کرتا تو وہ بے نیاز ہے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 439 ایڈیشن 1984ء)

دربارِ خلافت

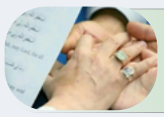

داعی الی اللہ کے قول میں وقعت کیسے پیدا ہو

3/ جون 2022ء کو امریکہ کے واقفین نو خدام کی حضور انور ایدہ اللہ سے ورچوئل ملاقات کے دوران ایک خادم جو قائد تھے نے یہ سوال کیا:

سوال: میرا سوال یہ ہے کہ بطور قائد اور وقف نو میں کس طرح خدام کو نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلا سکتا ہوں؟

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’آپ قائد ہو؟ اس کا کیا مطلب ہے؟‘‘

موصوف نے جواب دیا کہ جماعت کی خدمت کرنا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: قائد کے کیا معنی ہیں؟ قائد کا مطلب لیڈر کے ہیں۔ تو تم لیڈر ہو۔ اگر تمہارے اقوال اور اعمال ایک جیسے ہیں تو لوگ تمہاری بات مانیں گے اور تمہاری بات کو سنیں گے۔ اگر وہ دیکھیں گے کہ تمہیں ان کا احساس ہے تو وہ تمہارے قریب ہوں گے۔ جو بھی تم کہو گے وہ اس کو سنیں گے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو پہلی بات یہ ہے کہ اپنی تربیت کرو۔ ایسے بن جاؤ جو کہ آپ قرآن اور اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں۔ خدام کو یہ بات بھی سمجھا دیں کہ جو بھی آپ کہہ رہے ہیں۔ کیا آپ اس کو خود کرتے بھی ہیں؟ ان کو اس بات کا بھی احساس دلاؤ کہ تم ان سے ہمدردی کرنے والے ہو۔ انہیں اس بات کا بھی احساس ہو کہ تم چاہتے ہو کہ وہ ہمیشہ سیدھے راستے پر قائم رہیں۔ تو جب یہ باتیں ہو رہی ہوں گی تو پھر خدام تمہاری بات سنیں گے اور تم ان کو پھر یہ بھی سمجھا سکتے ہو کہ نظامِ وصیت ایک بہت بابرکت نظام ہے اور اگر ہم اس میں شامل ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ہماری مدد کرے گا اور ہمیں ہماری حالتیں بہتر کرنے کی توفیق بھی عطا کرے گا۔ کبھی یہ بھی ہو جاتا ہے کہ کچھ لوگ وصیت کرتے ہیں لیکن وہ متقی نہیں ہوتے اور بھٹک جاتے ہیں لیکن جب اس طرح کے حالات ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایسے حالات کر دیتا ہے کہ ایسے لوگ یا تو نظامِ وصیت کو چھوڑ دیتے ہیں یا پھر ان کو کسی اور ذریعہ سے نظام سے نکال دیتا ہے۔ لیکن زیادہ تر جب کوئی شخص وصیت کی تحریک میں شامل ہوتا ہے اور وہ سچا پیرو ہو اور اس نے رسالہ الوصیت پڑھا ہو پھر وہ سمجھ جاتا ہے کہ اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور کس طرح پیش آنا ہے۔ وقفِ نو ہونے کی حیثیت سے یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ دوسروں کے لیے مثال بنیں۔ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے عہد کیا ہے کہ آپ دنیا کی اصلاح کریں گے۔ آپ وہ لوگ ہیں جن کے والدین نے وعدہ کیا تھا اور پھر بعد میں آپ نے خود بھی یہ وعدہ کیا کہ آپ دنیا کو بدل ڈالیں گے اور تمام انسانوں کو اسلام اور احمدیت کے سائے تلے لے آئیں گے اور ان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کا احساس دلائیں گے۔ پس اگر آپ یہ سب کر رہے ہوں گے تو آپ کے قول میں وقعت ہو گی۔ بلکہ بغیر کچھ کہے آپ کے اعمال لوگوں کو آپ کی پیروی کرنے کی طرف مائل کریں گے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن 19/ جولائی 2022ء)

دعا کا تحفہ

تسبیح و تحمید

حضرت معاذؓ بن جبل کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ہر نماز میں اور ایک روایت کے مطابق ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھنے کی تلقین فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ: اے اللہ! اپنے ذکر اور شکر کے لئے میری مدد فرما، اپنی خوبصورت عبادت کرنے کی مجھے توفیق دے۔

حضرت مسلمؓ بن حارث تیمی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اُن کو نصیحت فرمائی کہ نمازِ فجر اور مغرب کے بعد سات سات مرتبہ یہ دعا کرو تو تمہیں آگ سے پناہ ملے گی۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِی مِنَ النَّارِ (ابوداؤد کتاب الادب)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے آگ سے پناہ دے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 76)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

اے خدا! سارے زمانے کو ہدایت دے دے

اس سے پہلے کوئی دستک یہ قیامت دے دے
اے خدا! سارے زمانے کو ہدایت دے دے

سُن لے تُو اپنے خلیفہ کی دعائیں ساری
درد میں ڈُوبی صداؤں کو بشارت دے دے

یہ جو نفرت کے رویے ہیں بنی آدم کے
اِن میں چاہت کی، محبت کی حلاوت دے دے

آگ کے ڈھیر پہ بیٹھے جو زمیں زادے ہیں
اِن کی آنکھوں کو تُو دریا سی ندامت دے دے

اے خُدا! میرے وطن میں بھی اُجالا کر دے
اِس کی ظلمت کو بھی تُو نورِ خلافت دے دے

احمدی اشکوں سے دنیا میں اماں ہو قائم
اِن کی آنکھوں کو تُو اِک ایسی کرامت دے دے

دلِ عبّادؔ ہے صحرا، اسے ٹھنڈا کر دے
اِس میں دریا کی طرح اپنی تُو چاہت دے دے

عبدالجلیل عبادؔ۔ ہیمبرگ، جرمنی

اداریہ

روحانی سانچا

ہمارے بچپنے میں ڈائی (Dye) کا لفظ اتنا مستعمل نہ تھا۔ جتنا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس لفظ کا استعمال آج ہے۔ ہم بچپن میں اینٹوں کے بھٹوں پر اینٹیں بنتی دیکھا کرتے تھے۔ بالخصوص مٹی کے مرکب کو اکٹھا کر کے ایک تھوپا (مجموعہ) سا بنا کر لکڑی کے ڈبے میں ڈال کر اینٹ کی شکل دینے سے خوب محظوظ ہوا کرتے تھے اور جب بھٹے سے اینٹ پک کر باہر آتی تو اس کے نچلے حصہ پر انگریزی حروف تہجی کے دو یا تین حروف نقش ہوئے دیکھتے۔ اس وقت نہ تو لکڑی کے ڈبے کو کس نام سے پکارتے تھے پتہ تھا اور ان انگریزی حروف کی حکمت سے بھی نابلد تھے۔

پھر 1965ء میں ابا جان مرحوم ہم سب بہن بھائیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے راولپنڈی سے ربوہ اپنے آبائی گھر میں آباد ہو گئے تو ربوہ گول بازار میں ٹوپیوں کی ایک مشہور دکان میں ٹوپیاں بنتی دیکھیں۔ ٹوپی کے کپڑے کو گیلا کر کے اور لئی لگا کر لکڑی کے فرما پر چڑھایا جاتا اور خشک ہو جانے پر ٹوپی کی شکل دی جاتی۔ (یہاں مجھے ایک ثانوی بات یاد آگئی کہ لاہور سے تین غیر از جماعت صحافی خاکسار کے ساتھ ربوہ دیکھنے آئے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر ربوہ میں ٹوپیوں، برقعوں اور سائیکلوں کا کاروبار کیا جائے تو خوب سود مند ہوگا) پھر 1970ء میں ہم دو بھائیوں کو گرمی کی رخصتوں میں کراچی ابا جان کے پاس جانے کا اتفاق ہوتا رہا۔ وہاں سیمنٹ کے بلاکس لوہے کے سانچے میں بنتے دیکھے۔ مگر ان سانچوں یا ڈائیوں کے ناموں سے واقفیت نہ تھی۔

ہم نے بچپن میں مٹی کے مرکب سے بنے مختلف جانور گلی بازاروں میں بکتے دیکھے۔ ہم ان کو گگو گھوڑے کہا کرتے تھے۔ گو وہ ہاتھ سے بنے ہوتے تھے۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی بھی ڈائیاں بن گئیں اور بڑے خوبصورت رنگ برنگے کھلونے مارکیٹ میں نظر آنے لگے۔ ان میں بعض میں تو اصل اور نقل کی تمیز کرنا بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ ہم خود بھی کبھار چکنی مٹی ڈھونڈ کر پانی سے اس کا مرکب بنا کر اس کا گھوڑا بنا لیتے اور اس کو ختم کر کے بکری بنا لیتے یا کوئی اور صورت۔ یہی وہ مضمون ہے جو میں آگے روحانی سانچا میں بیان کرنے جا رہا ہوں۔ لیکن اس مضمون کے بیان کرنے سے قبل سانچا اور ڈائی کے لغوی معنی جاننا ضروری ہے۔

- **سانچا:** لکڑی، لوہے یا پلاسٹک کے اس ڈھانچے کو کہتے ہیں جس میں کسی چیز کے قوام، مادہ اور خمیر کو ڈال کر ایک خاص وضع، شکل اور قالب دی جاتی ہے۔ آج کے دور میں اسے ڈائی (Dye) کے لفظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں جگہ جگہ خرادیے بیٹھے ہیں جو ہر قسم کی ڈائی بنا دیتے ہیں۔ یہ لفظ اب اتنا عام ہو گیا ہے کہ لوگ سانچا کے لفظ کو بھول گئے ہیں اور ڈائی کے لفظ کو استعمال کرتے ہیں۔ اب تو ہر چھوٹی بڑی فیکٹریاں پہلے ڈائیاں بناتی ہیں جیسے کوئی کار بنانے والی فرم پہلے کار کے دروازوں، بونٹ اور انجن کے ہر پرزے کی ڈائیاں بناتی ہیں جن میں لوہے یا پلاسٹک کو پگھلا کر ان کے اندر ڈال کر خوشنما اور سڈول پرزے بنائے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ مٹی کے برتن بنانے والوں نے بھی ڈائیاں بنا رکھی ہیں۔ اب تو ہر گھر کے کچن میں بچوں کو بہلانے کے لیے مختلف ڈائیاں موجود ہوتی ہیں۔ جن کے ذریعہ مختلف شکلوں کی اشیاء تیار کر کے بچوں کو دی جاتی ہیں اور وہ بچے خوشی خوشی کھا لیتے ہیں۔

روحانی سانچا

یہ تمام تمہید صرف اور صرف قارئین کو اسی مضمون کو سمجھانے کے لیے بیان کی ہے۔ انسان کو بھی اللہ تعالیٰ نے گیلی مٹی سے پیدا کیا اور انسان کے اندر وہ تمام خاصیتیں اور صلاحیتیں موجود ہیں جو ایک مٹی کے مرکب سے بنائی ہوئی چیز میں ہوتی ہیں اور تھوڑی دیر میں اس بنی بنائی ہوئی چیز کو ختم کر کے اسی مٹی سے کوئی اور چیز بنالی جاتی ہے۔

انسان کی پیدائش گیلی مٹی سے

انسان کی پیدائش کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

- طِیۡنٍ یعنی گیلی مٹی سے پیدا کیا جیسے فرمایا:

خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ

(السجدہ:8)

- طین سے پیدا کرنے کا ذکر سورۃ ص:72 میں ان الفاظ میں ملتا ہے۔

اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِیۡنٍ

(ص:72)

- سُلٰلَۃٍ مِّنۡ طِیۡنٍ یعنی گیلی مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا جیسے فرماتا ہے:

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ طِیۡنٍ

(المومنون:13)

- طِیۡنٍ لَّازِبٍ چمٹ جانے والی مٹی سے پیدا کیا جیسے فرماتا ہے:

اِنَّا خَلَقۡنٰھُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ لَّازِبٍ

(الصافات:12)

- صَلۡصَالٍ اور حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ یعنی گلے سڑے ہوئے کیچڑ اور خشک کھنکتی ہوئی ٹھیکریوں سے پیدا کیا جیسے فرمایا:

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ

(الحجر:27)

جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو گیلی مٹی سے پیدا کیا ہے تو اس کے اندر اسلامی سانچے میں Adjust ہونے کی صلاحیت بھی رکھی ہے۔ یہ گیلی مٹی ہمیشہ نئے سانچے میں بھی ڈھلنے کے لیے تیار رہتی ہے۔

اسلامی سانچے

آئیں! دیکھتے ہیں کہ اسلام نے مسلمانوں کو سانچے میں ڈھلنے کے لیے کون کون سے سانچے (ڈائیاں) متعارف کروائے ہیں۔

قرآن کریم

ان میں سب سے پہلے سانچے میں قرآن کریم کا نام آتا ہے۔ جس میں 700 سے زیادہ احکام خداوندی موجود ہیں۔ ہر حکم ہی قالب ہے جن میں مومن اپنے آپ کو صبح و مساء ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں بھی اور آج آخری دَور میں بھی صحابہؓ نے قرآن کریم میں بیان احکام کی فہرستیں تیار کر رکھی تھیں ان پر عمل کرنے کے لیے تا کوئی حکم عمل کرنے سے رہ نہ جائے۔

جامع البیان فی تفسیر القرآن میں یہ دلچسپ واقعہ لکھا ہے کہ ایک مہاجر صحابیؓ نے ایسے ہی احکام قرآنی کی فہرست بنا رکھی تھی۔ تمام حکموں پر عمل کر بیٹھے تو قرآنی حکم ''اگر تمہیں کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ آیا کرو''، پر تعمیل باقی رہ گئی۔ اس کے لیے انہوں نے مدینہ کی بستی کے ہر گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا کہ کوئی مجھے کہہ دے کہ میں اس وقت ملاقات نہیں کرنا چاہتا تو میں واپس آ جاؤں اور اس قرآنی حکم کی تعمیل ہو۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود صفحہ 37)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام میں ایک سانچا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور صحابہؓ نے اپنے آپ کو اس پیارے قالب میں ڈالا۔ صحابہؓ کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ ہر اس فعل یا عمل کو اپنے اندر اتاریں جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھتے تھے۔ صرف خود نہیں بلکہ اپنے دیگر صحابہؓ سے جہاں مقابلہ بھی رہتا وہاں اپنے عزیز و اقارب اور بچوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قالب میں اترنے کی تلقین کرتے۔

اس مضمون میں وہ تمام احادیث آجاتی ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں اور یوں ایک قالب سیرۃ رسول اپنانے کے لیے احادیث کے مجموعے ہو سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا سانچا

آج کے دور میں ایک روحانی سانچا امام آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے اور آپؑ کا کوئی ایسا فعل نہ تھا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے منافی ہو۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو اس سانچے میں ڈالے تا آپؑ کے توسط سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہو سکے۔

خلیفۃ المسیح کا قالب

ایک منہ بولتا قالب ہمارے پیارے خلیفۃ المسیح ہیں جو مجسم سیرت ہیں حضرت مسیح موعودؑ کی، جو مجسم سیرت ہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی، جو مجسم تصویر ہیں احکام قرآنی کی۔

ان کے علاوہ خاندان میں بزرگ حضرات و خواتین، اپنے ماں باپ اور بڑے بطور نمونہ کے موجود ہیں جن کی ڈائیوں میں اپنے آپ کو ڈھالا جا سکتا ہے۔ پس اپنے اوپر احکام قرآنی، سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت مسیح موعودؑ و خلفاء کا لبادہ اوڑھ لیں اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے بننے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تمام اسلامی سانچوں میں اپنے آپ کو Adjust کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(ابو سعید)

ابن المصطفیٰ کاہلوں

وقف زندگی کی اہمیت اور اس کے تقاضے

وقف زندگی کے لغوی معنی یہ ہیں کہ اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا۔عربی زبان میں کہتے ہیں وَقَفَ الدَّارَ اَیْ جَعَلَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنی اس نے گھر کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا۔

وقف زندگی ایک نہایت ہی مبارک کام ہے۔ ویسے تو ہر مومن کی زندگی وقف ہوتی ہے اور وہ ہر وقت اپنی جان و مال اور عزت کو قربان کرنے کے لئے آمادہ رہتا ہے۔ لیکن جب خاص طور پر صدق دل کے ساتھ خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوئے اس مبارک باغ میں قدم رکھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے خاص انعامات سے نوازتا ہے۔ وہ انعامات کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ واقف زندگی کو حقیر سے عزیز بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ خاص عزت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضا عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ واقف زندگی کے تقویٰ کو دیکھتے ہوئے اُسے بے حساب رزق بھی عطا فرماتا ہے جیسا کہ سورۃ الطلاق آیات 3 تا4 میں آتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے وہ اُس کے لئے نجات کی کوئی راہ بنا دیتا ہے اور وہ اُسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرسکتا۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ واقف زندگی کا آپ متکفل ہوجاتا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ نے صحابی رسول حضرت عبداللہ بن الحارث سے آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان سنا آپ ﷺ نے فرمایا: مَنْ تَفَقَّهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ كَفَاهُ اللّٰہُ تَعَالٰى مُهِمَّهٗ وَ يَرْزُقُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (مسند الامام الاعظم کتاب العلم روایت نمبر 33 صفحہ 59-60 ناشر مکتبۃ البشریٰ کراچی) یعنی جو شخص بھی اپنے اندر تفقہ فی الدین پیدا کرتا تو اللہ تعالیٰ اُس کے تمام کاموں اور مقاصد کا خود متکفل ہو جاتا ہے اور اُس کے لیے ایسی جگہوں سے رزق کے سامان مہیا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرتا۔ پھر ایک انعام اور اعزاز اللہ تعالیٰ واقف زندگی کو یہ عطا کرتا ہے کہ لوگ اُسے دیکھ کر اپنے لئے قابلِ اقتدا سمجھتے ہیں اور اس طرح وہ لوگوں کو راہ راست پر لانے کا موجب بنتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ خدا کی قسم! تیرے ذریعے سے ایک آدمی کا بھی ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجہاد باب من اختار الغزو بعد البناء حدیث 2942)

یہ تو وہ چند ایک انعامات ہیں جن کا مشاہدہ واقف زندگی اپنی زندگی میں ہی کر لیتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے انعامات ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کے حضور اُسے نوازا جائے گا مثلاً ایک حدیث میں آتا ہے کہ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰہِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(ترمذی کتاب فضائل الجہاد باب ماجاء فی فضل من شاب شیبۃ فی سبیل اللہ)

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ جو دینِ اسلام ہے اس کی خدمت کرتے ہوئے بوڑھا ہو جائے گا اُس کے لئے قیامت کے دن نُور ہو گا۔غرض وقف زندگی کے بے شمار فوائد اور برکات ہیں۔

زندگی وقف کرنے کا یہ سفر حضرت آدمؑ سے شروع ہوا اور آج تک جاری ہے۔ تاریخ نے ان ناموں کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا ان کے نام آج تک ہمارے دلوں میں زندہ ہیں اور رہتی دنیا تک یہ نام زندہ رہیں گے۔ وہ خوش قسمت لوگ کون ہیں؟ ان میں سر فہرست وہ سارے انبیاء اور ان کے صحابہ ہیں اور پھر وہ سارے واقفین ہیں جو ہر دور میں وقفِ زندگی کی تحریک پر لبیک کہنے والے اور اپنی اولادوں کو پیش کرنے والے لوگ ہیں۔ وہ حضرت ابراہیمؑ ہیں جو خود بھی بہت بڑے واقف زندگی تھے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا: وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰۤى (النجم:38) ’’اور ابراہیم جس نے عہد پورا کیا‘‘۔ اُنہوں نے اپنے بیٹے کو بھی خدا کی راہ میں وقف کیا۔ وہ حضرت اسماعیلؑ ہیں جنہوں نے محض اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں بے آب و گیاہ وادی میں بغیر کسی ظاہری حفاظتی سامان کے اپنی والدہ کے ساتھ قیام کیا۔ وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی کا ایک ایک لحہ اس پاک راہ میں خرچ کر دیا۔ لوگوں کی تکالیف کے باوجود آپ ﷺ اپنے اس مقصد سے پیچھے نہ ہٹے بلکہ اس کا پورا حق ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(البقرہ:113)

سچ یہ ہے کہ جو بھی اپنا آپ خدا کے حضور سپرد کر دے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اس کا اجر اس کے ربّ کے پاس ہے اور اُن لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام میں وقف کی حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنا دو قسم پر ہے اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جائے یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور محبت میں کوئی شریک نہ ہو اور اس کے سب حکموں پر عمل کیا جائے اور دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جائے۔

اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیِ خدا

اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی حیثیت عطا فرمائی ہے۔ اس کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ آپؑ نے اپنی ساری عمر اسی کام میں لگادی کہ اللہ تعالیٰ کے دین اور محبوب رسول ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیا جائے۔ یہی وہ عظیم الشان مقصد تھا جسے آپ نے نہایت کامیابی کے ساتھ سرانجام دیا۔ آپؑ کا تو سب کچھ ہی اپنے خدا پر نچھاور تھا۔ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لیے آپؑ کے دل میں اس قدر جوش پایا جاتا تھا جس کی گزشتہ تیرہ سو سال میں مثال نہیں ملتی آپؑ نے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں وقف کر دیا۔ یہی روح آپؑ اپنی جماعت میں قائم کرنا چاہتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کے مشن کی تکمیل کا کام ان کے متبعین کے ذمہ ہوتا ہے ان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ان کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچائیں۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم نے ایک ایسے گروہ کا ذکر فرمایا ہے جس کا کام یہ ہو کہ وہ دین کی خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(آل عمران:105)

اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بُری باتوں سے روکیں اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

وقف زندگی سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودات

کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مشن کی تکمیل کے لئے جانی و مالی ہر دو قسم کی قربانیوں کو لازم و ملزوم ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

- ’’غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کیلئے وقف کر دی اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں، تو اُن کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 ایڈیشن 1988ء صفحہ 369)

میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا

- ’’میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذّت سے حظّ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کر پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔ پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہو

ں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دُکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 ایڈیشن 1988ء صفحہ 370)

اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے

• ’’میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیّت کروں اور یہ بات پہنچادُوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وُہ اُسے سنے یا نہ سُنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیّبہ یا اَبدی زندگی کا طلبگار ہے، تو وُہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 ایڈیشن 1988ء صفحہ 370)

دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے

• ’’انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اُس کو چاہیے کہ جہانتک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکہ نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جائے گا۔ پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جاوے اور خدمتِ دین میں لگ جاوے اور آجکل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے یونہی چلی جاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 ایڈیشن 1988ء صفحہ 563)

دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو

• ’’حضرت رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہئے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے بلکہ وہ خالص دین کے بن گئے تھے اور اپنی جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے مبلغین اور واعظین مقرر کئے جائیں وہ قانع ہونے چاہئیں اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اس سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کیلئے وقف کر دے۔ متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے۔ وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی اپنے لئے گوارا کرتا ہے... خدا اُس کو پیار کرتا ہے جو خاص دین کے واسطے ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اٹھائیں اور ہر جگہ پر پھرتے رہیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ ہر ایک سخت کلامی اور گالی سن کر نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔‘‘

(بدر 3/ اکتوبر 1907ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا ارشاد

دین کو دنیا پر اپنے عمل اور چلن سے مقدم کر کے دکھاؤ

• ’’اس وقت خدا تعالیٰ پھر ایک قوم کو معزز بنانا چاہتا ہے اور اس پر فضل کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے لئے بھی وہی شرط اور امتحان ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے لئے تھا۔ وہ کیا؟ سچی اطاعت اور پوری فرمانبرداری۔ اس کو اپنا شعار بناؤ اور خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کر لو۔ دین کو دنیا پر اپنے عمل اور چلن سے مقدم کر کے دکھاؤ۔ پھر خدا تعالیٰ کی نصرتیں تمہارے ساتھ ہونگی۔... ہم سب ایک عظیم الشان وعدہ کر چکے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور جہاں تک طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتے رہیں گے۔ اس وعدہ کو ایفاء کرنے کی پوری کوشش کرو اور پھر خدا تعالیٰ ہی سے توفیق اور مدد چاہو کیونکہ وہ مانگنے والوں کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ان کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔‘‘

(خطبات نور صفحہ 189)

وقف زندگی سے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے فرمودات

ان کو بڑے بڑے انعامات کا وارث بنائے گا

• ’’جہاں میں یہ کہتا ہوں کہ زندگیاں وقف کرو وہاں یہ بھی کہتا ہوں کہ خوب سوچ سمجھ کر اس راہ میں قدم رکھو۔ کیونکہ یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ ہم اپنی زندگیوں سے دستبردار ہو گئے۔ بعض عزیزوں رشتہ داروں کی طرف سے مشکلات پیدا کی جائیں گی یا اپنا نفس ہی پیچھے ہٹنے کے لئے کہے گا۔ پس خوب سمجھ کر دعاؤں کے بعد اس راہ میں قدم رکھو۔ پھر یہ بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ جہاں اور جس جگہ چاہو بھیج دو ہمیں انکار نہیں ہوگا۔ اگر ایک منٹ کے نوٹس پر بھی ان کو بھیجا جائے گا تو ان کو جانا پڑے گا۔ اگرچہ یہ بہت بڑا کام اور بہت بڑا ارادہ ہے مگر اس کے انعامات بھی بہت بڑے ہیں۔ اگر کسی کو ایک ہزار روپیہ بھی آمدنی ہو گی تو اس کو چھوڑنا پڑے گا اور ایسی جگہ جانا ہوگا جہاں صرف دس روپے ملنے کی امید ہوگی اور آباد علاقوں کو چھوڑ کر جنگلوں کے سفر پر جانا پڑے گا۔ شہروں کو چھوڑ کر گاؤں میں رہنا پڑے گا۔ خطرناک موسم ان کو اس ارادہ سے روک نہ سکیں۔ جنگیں ان کے لئے رکاوٹ کا موجب نہ ہوں۔ دشوار گزار راستہ ان کو بددل نہ کرے۔ بیوی بچوں کے تعلقات ان کے عزم کو ڈھیلا نہ کرسکیں۔ وہ چاہیں تو بیوی بچوں کو لے جائیں یا کہیں رکھیں مگر یہ نہیں ہوگا کہ کہیں کہ ہم ان سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ پس جو ان تکالیف کو برداشت کریں گے خدا اُن کی مدد کرے گا اور ان کو بڑے بڑے انعامات کا وارث بنائے گا۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 27/ ستمبر 1917ء)

وہ بہت زیادہ عزت حاصل کرتا ہے

• ’’یہ یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی خاطر کے لئے ذلت اختیار کرتا ہے وہ بہت زیادہ عزت حاصل کرتا ہے۔ کوئی تم میں سے یہ خیال نہ کرے کہ وہ خدا تعالیٰ کے دین کے لیے اپنے آپ کو وقف کر کے اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل کرے گا۔ ذلیل وہی ہوتا ہے جس کے دل میں دوغلی حکومت ہوتی ہے آدھی خدا کی اور آدھی شیطان کی۔ ایسا شخص کبھی ذلت بھی دیکھ لیتا ہے مگر وہ جس کے دل پر خالص خدا تعالیٰ کی حکومت ہو وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/ دسمبر 1938ء)

وقف زندگی زمانہ کی ضرورت ہے

• ’’ہمیں ایسے نوجوان نہیں چاہئیں جو حکومت کے طالب ہوں بلکہ ہمیں وہ نوجوان چاہئیں جو سچے طور پر غرباء کی خدمت اور سلسلہ کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں ان واقفین کے ذریعے وہ جماعت تیار نہیں کرنا چاہتا جو افسروں کی جماعت ہو بلکہ وہ جماعت تیار کرنا چاہتا ہوں جس کے ہر فرد کو یہ احساس ہو کہ میں نے جماعت احمدیہ کی خصوصاً اور بنی نوع انسان کی عموماً خدمت کرنی ہے۔ جب تک اس رنگ میں ہمیں کام کرنے والے نہیں ملیں گے اس وقت تک وہ تمدن قائم نہیں ہو سکتا جو رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے زمانے میں قائم کیا تھا اور جس کے قائم کرنے کی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تعلیم دی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 2/ دسمبر 1938ء)

اے امیر المؤمنین! یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے

• ’’زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ اے امیر المؤمنین! یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔ جس دن سے تم یہ سمجھ لو گے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 11/ جنوری 1935ء)

جب میرا یہ خطبہ چھپے گا تو لاکھوں احمدی محمد حسن صاحب آسان کا نام لے کر ان کی تعریف کریں گے

• ’’میں نے جب وقف کی تحریک کی تو گو سینکڑوں مالدار ہماری جماعت میں موجود تھے مگر اُن کو یہ توفیق نہ ملی کہ وہ اپنی اولاد کو خدمتِ دین کے لیے وقف کریں۔ لیکن ماسٹر محمد حسن صاحب آسان نے اپنے چار لڑکے اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر دیئے۔ جن میں سے دو بیٹے اُن کی وفات کے وقت پاکستان سے باہر تھے۔ ان میں سے ایک ویسٹ افریقہ میں وائس پرنسپل ہے اور ایک لندن مشن کا انچارج اور انگلستان میں ہمارا مبلغ ہے۔ ان کے سات بچے تھے اور وہ غریب آدمی تھے اُنہوں نے اپنے خرچ پر اُنہیں گریجوایٹ کرایا اور پھر سات میں سے چار کو وقف کر دیا۔ ان میں سے ایک الفضل کا ایڈیٹر ہے۔ ایک لندن مشن کا انچارج ہے۔ ایک ویسٹ افریقہ میں وائس پرنسپل ہے اور ایک کراچی میں تحریک جدید کی تجارت کا انچارج ہے۔ ان سارے لڑکوں کو انہوں نے بی اے یا ایم اے اپنے خرچ پر کرایا۔ سلسلہ سے انہوں نے کوئی رقم نہیں لی۔ انہیں یہ بھی خیال نہ آیا کہ میں ایک غریب آدمی ہوں اگر میرے بیٹے پڑھ کر اعلیٰ ملازمتیں حاصل کر لیں تو ہمارے خاندان کا نام روشن ہو جائے گا۔ انہوں نے روشنی صرف اسلام میں دیکھی اور اپنے لڑکوں کو دین کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔... اِسی طرح میں سمجھتا ہوں ماسٹر محمد حسن صاحب آسان نے بھی ایسا نمونہ دکھایا ہے جو قابلِ تعریف ہے۔ وہ ایک معمولی مدرس تھے اور غریب آدمی تھے۔ اُنہوں نے فاقے کر کر کے اپنی اولاد کو پڑھایا اور اسے گریجویٹ کرایا اور پھر سات لڑکوں میں سے چار کو سلسلہ کے سپرد کر دیا۔ اب وہ چاروں خدمتِ دین کر رہے ہیں اور قریباً سارے ہی ایسے اخلاص سے خدمت کر رہے ہیں جو وقف کا حق ہوتا ہے۔ اگر یہ بچے وقف نہ ہوتے تو ساتوں مل کر شاید دس بیس سال تک اپنے باپ کا نام

روشن رکھتے اور کہتے کہ ہمارے ابا جان بڑے اچھے آدمی تھے۔ مگر جب میرا یہ خطبہ چھپے گا تو لاکھوں احمدی محمد حسن صاحب آسان کا نام لے کر ان کی تعریف کریں گے اور کہیں گے کہ دیکھو! یہ کیسا باہمت احمدی تھا کہ اس نے غریب ہوتے ہوئے اپنے سات بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائی اور پھر ان میں سے چار کو سلسلہ کے سپرد کر دیا اور پھر وہ بچے بھی ایسے نیک ثابت ہوئے کہ انہوں نے خوشی سے اپنے باپ کی قربانی کو قبول کیا۔‘‘

(خطباتِ محمود جلد 36 صفحہ 156-158)

وقف زندگی سے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے فرمودات

ایک واقف زندگی خدا تعالیٰ کی صفات پر یقین رکھتے ہوئے حقیقی توکل اپنے رب پر کرنے والا ہوتا ہے

- ’’جو نوجوان یا بڑی عمر کے مرد یا عورتیں جو خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں وہ اس معنی میں اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں اِنَّ الۡعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیۡعًا دنیا میں اگر کوئی شخص حقیقی عزت پا سکتا ہے تو محض اپنے رب سے ہی پا سکتا ہے۔ اس لئے اگر ساری دنیا ان کی بے عزتی کے لئے کھڑی ہو جائے اور انہیں برا بھلا کہے تو وہ سمجھتے ہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور وہ عزت کی جگہوں کو خود تلاش نہیں کرتے، نہ عزت واحترام کے فِقروں کو سننے کی خواہش ان کے دل میں پیدا ہوتی ہے بلکہ ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ وہ اپنے رب کی نگاہ میں عزت حاصل کر لیں۔ اگر ان کا دل اللہ تعالیٰ کے بتانے پر یا اس کے سلوک کی وجہ سے یہ سمجھ لے کہ ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معزز ہیں تو وہ ان ساری عزتوں کو جو دنیوی ہیں ٹھکرا دیتے ہیں اور ان سے خوشی محسوس نہیں کرتے کیونکہ حقیقی خوشی اُنہیں حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے یہ جانتے ہیں کہ حقیقی رزاق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اس لئے دنیا کے اموال کی طرف ان کی توجہ نہیں ہوتی، نہ وہ اس بات کے پیچھے پڑتے ہیں کہ انہیں دنیا کے رزق دیئے جائیں، نہ وہ اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے گزاروں میں ایزادی کی جائے کیونکہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حقیقی رزاق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ پھر ایک واقف زندگی یہ یقین رکھتا ہے کہ حقیقی شافی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جس وقت وہ یا اس کا کوئی عزیز جس کے اخراجات کا بار اس پر ہے بیمار ہو جاتا ہے تو اسے اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ نظام سلسلہ یا اس کے اپنے وسائل مہنگی دوا کے متحمل نہیں ہو سکتے بلکہ وہ جانتا ہے کہ شفا دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ جب وہ شفا دینے پر آتا ہے وہ مٹی کی چٹکی میں شفا رکھ دیتا ہے۔ غرض ایک واقف زندگی خدا تعالیٰ کی صفات پر یقین رکھتے ہوئے حقیقی توکل اپنے رب پر کرنے والا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے سوا کسی حالت میں اور کسی ضرورت کے وقت وہ کسی اور کی طرف نہیں جھکتا۔‘‘

(الفضل 25/ اپریل 1967ء صفحہ 3)

صحابہؓ جیسے وقف کا نمونہ دکھانا چاہئے

- ’’جماعت احمدیہ کے قیام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ اسلام کے لئے ترقی کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو وقف کا وہی نمونہ دکھانا چاہئے جو آج سے چودہ سو سال پہلے صحابہ کرامؓ نے دکھایا تھا۔ اِس وقت بھی اسلام کے مخالفوں اور دشمنوں کی چُھری ہماری گردنوں کی تلاش میں ہے اس لئے میں پوچھتا ہوں کہ کہاں ہیں وہ واقف گردنیں جو برضاء ورغبت اپنے آپ کو اس چُھری کے نیچے رکھ دیں؟ اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کریں؟...... میں پھر پوچھتا ہوں کہ کہاں ہیں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی بہنیں جو اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں اور کہاں ہیں حضرت اسمٰعیلؑ کے وہ بھائی جو دنیا کو چھوڑ کر اور دنیا کی لذّت، آرام اور عیش سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف آئیں اور اس کی خاطر بیابانوں میں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں؟‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ مؤرخہ 4/ مئی 1966ء صفحہ 3)

وقف زندگی سے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے فرمودات

اب تیرا کام ہے تُو جانتا ہے، جہاں لگائے گا وہاں لگ جائیں گے

- ’’بسا اوقات ایک واقف زندگی ابتلاؤں سے گزارا جاتا ہے۔ بسا اوقات ایک واقف زندگی کا بظاہر مقام بلند ہونا چاہئے اپنے منصب کے لحاظ سے لیکن اس سے ادنیٰ کام لئے جاتے ہیں، بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک واقف زندگی سمجھتا ہے کہ میں دنیا میں باہر تبلیغ کے لئے مفید ہوں، میرا وجود زیادہ انسب ہے اس بات کا کہ باہر مقرر کیا جائے، اسے دفتر میں کلرک مقرر کر دیا جاتا ہے۔...اس آیت پر غور ضروری ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام یہ عرض کرتے ہیں وَاَرِنَامَنَاسِكَنَا جب ہم پیش کر چکے ہیں تو ہمیں یہ بھی حق حاصل نہیں ہے کہ ہم فیصلہ کریں کہ ہم نے کیا قربانیاں دینی ہیں؟ جس کے سپرد کر دیا ہے اپنے آپ کو اس کا کام ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ کیا قربانیاں لینی ہیں؟ کیسی کامل دعا ہے! حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی سپردگی کا کمال اور آپؑ کی کمال ذہانت کا بھی کمال ہے۔ کتنا باریک نکتہ ہے جسے خدا کے حضور پیش کر رہے ہیں کہ خدا میں تو پیش کر چکا ہوں اب یہ نہیں کہوں گا کہ میں نے یہ قربانی دینی ہے۔ اب تیرا کام ہے تُو جانتا ہے، جہاں لگائے گا وہاں لگ جائیں گے جس قسم کا کام تُو ہم سے لے گا اسی قسم کا کام ہم کریں گے۔‘‘

(خطبہ عید الاضحیہ 5/ اگست 1987ء)

ابراہیمؑ والا انکسار آپ کو پیدا کرنا ہوگا

- ’’(حضرت) ابراہیمؑ والا انکسار آپ کو پیدا کرنا ہوگا وقف کرتے ہوئے یہ خوف دامنگیر ہو جانا چاہئے کہ کِیا تو ہے پر کیا کِیا؟ اس لائق بھی ہے کہ نہیں کہ خدا اسے قبول کرے؟ اور جانتے ہوئے کہ لائق نہیں ہے، کامل انکسار کے ساتھ اور عجز کے ساتھ خدا کے حضور یہ التجائیں کریں کہ اے خدا! ہمیں پتہ ہے کچھ بھی نہیں، ہم جانتے ہیں ہم کیا ہیں، کس حال پر کھڑے ہیں؟ تُو قبول فرما! اس طرح قبول فرمالے کہ تو یہ بھی قبول فرمالے، بخشش فرما، کمزوریوں کو نظر انداز فرما اور آئندہ دور کرنے کا انتظام فرما۔ تو یہ انکسار اگر دعاؤں میں شامل ہو گیا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم آئندہ ایک صدی نہیں بلکہ آئندہ ہر آنے والی صدی پر ایک عظیم احسان کر رہے ہوں گے اور خدا نے جو ہم پر احسان کیا ہوگا وہ ان پر رحمتیں اور فضلوں کی بارش بن کے برستا رہے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔‘‘

(خطبات عیدین صفحہ 446-447)

وقف زندگی سے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے فرمودات

ایک واقف زندگی کا وقار اسی میں ہے کہ کسی کے سامنے اپنی مشکلات کا ذکر نہ کرے

- ’’یہ میرا اپنا ذاتی تجربہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ضروریات پوری کرتا ہے۔ گھانا میں میدان میں رہا ہوں۔ بڑے مشکل حالات تھے۔ جو مانگنا ہے خدا تعالیٰ سے مانگیں۔ تنگی ترشی برداشت کر لیں، لیکن اپنے وقار کو کبھی نہ گرائیں اور یہ باتیں صرف نئے آنے والوں کو نہیں کہہ رہا بلکہ پرانوں کو بھی جو میدانِ عمل میں ہیں انہیں بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ بعض دفعہ بھول جاتے ہیں یا بعض دفعہ دنیاداروں کو دیکھ کر خواہشات بڑھ جاتی ہیں۔ ہر مربی جماعت کی نظر میں، مرکز کی نظر میں، افرادِ جماعت کی نظر میں خلیفۂ وقت کا نمائندہ ہے۔ پس کوئی ایسی حرکت نہیں ہونی چاہئے جس سے اس نمائندگی پر حرف آتا ہو۔ بعض دفعہ بیوی بچوں کی وجہ سے مجبور ہو کر بعض ضروریات کا اظہار ہو جاتا ہے۔ جماعت اپنے وسائل کے لحاظ سے حتی الامکان واقفِ زندگی کو سہولت دینے کی کوشش کرتی ہے اور کرنی چاہئے۔ لیکن جس طرح دنیا میں معاشی بدحالی بڑھ رہی ہے، غریب ممالک میں خاص طور پر برا حال ہو جاتا ہے۔ باوجود کوشش کے مہنگائی کا مقابلہ مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک مربی کا ایک واقفِ زندگی کا وقار اسی میں ہے کہ کسی کے سامنے اپنی مشکلات کا ذکر نہ کرے۔ جو رونا ہے خدا تعالیٰ کے آگے روئیں، اس سے مانگیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 551)

واقفین نو کی بنیادی اینٹ ہی تقویٰ ہے

- ’’حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس ضرورت کو بھانپتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پا کر واقفینِ نو کی سکیم شروع فرمائی تھی۔ اور اس کی بنیادی اینٹ ہی تقویٰ پر رکھتے ہوئے والدین کو یہ تحریک فرمائی تھی کہ بجائے اس کے کہ بچے بڑے ہو کر اپنی زندگیاں وقف کریں اور اپنے آپ کو پیش کریں، والدین دین کا درد رکھتے ہوئے اور تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے اپنے بچوں کو ان کی پیدائش سے پہلے دین کی راہ میں وقف کرنے کے لئے پیش کریں۔ اور حضرت مریم کی والدہ کی طرح یہ اعلان کریں کہ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ (آل عمران: 36) کہ اے میرے ربّ! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے اسے مَیں نے تیری نذر کرتے ہوئے آزاد کر دیا۔ یعنی دین کے کام کے لئے پیش کر دیا اور دنیاوی دھندوں سے آزاد کر دیا، پس مجھ سے یہ قبول کر لے۔ پس جب خاص طور پر مائیں اس دعا کے ساتھ اپنے بچے جماعت کو پیش

بقیہ صفحہ 8 پر

غلام مصباح بلوچ۔ استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

تعارف صحابہ کرامؓ

حضرت نواب سید محمد رضویؓ۔حیدرآباد دکن

حضرت نواب سید محمد رضوی رضی اللہ عنہ ولد سید ابو طالب صاحب 1862ء میں مدراس کے علاقہ میں بمقام ایلور پیدا ہوئے۔ آپ اپنے بہن بھائیوں میں تیسرے نمبر پر تھے اور سب سے زیادہ ہوشیار اور لائق تھے۔ بچپن کی تعلیم کے بعد مزید تعلیم کے لیے حیدرآباد دکن آ گئے جہاں مولانا حسن زمان صاحب سے عربی و حدیث وغیرہ کے اسباق سیکھے۔ بعد ازاں قانون پڑھنا شروع کیا اور بفضلہٖ تعالیٰ 1884ء میں وکالت میں کامیابی حاصل کی اور اسی سال وکالت کی پریکٹس شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذہنی و علمی وسعت سے نوازا تھا، وکالت کے میدان میں بھی بہت کامیابی بخشی اور حیدرآباد دکن کے مشہور وکلاء میں شمار ہونے لگے۔

حیدرآباد دکن میں سب سے پہلے حضرت میر مردان علی رضی اللہ عنہ کو قبول احمدیت (بیعت: 23/ستمبر 1891ء) کی توفیق ملی، بعد ازاں حضرت سید محمد رضوی صاحب رضی اللہ عنہ نے بھی حضور علیہ السلام سے کتب منگوائیں اور خود بھی ان کا مطالعہ کرتے رہے اور دوسروں کو بھی حضرت اقدسؑ کی کتب مہیا کرنے کا باعث بنے۔ چنانچہ حضرت سید عبدالرحیم صاحب کٹکی رضی اللہ عنہ نے بھی قبول احمدیت سے پہلے آپ ہی سے کتب مستعار لے کر دلائل احمدیت کا مطالعہ کیا۔

(الحکم 28/جون 1939ء صفحہ 8)

آپ کی بیعت کا قطعی علم نہیں کہ کس سال میں کی لیکن حضرت اقدس علیہ السلام نے آپ کا نام اپنے 313 کبار صحابہ میں شامل فرمایا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ 1897ء سے پہلے احمدیت سے وابستہ ہو چکے تھے کیونکہ یہ فہرست اسی سال تیار کی گئی اور آپ کا نام اس فہرست میں 244 نمبر پر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلسلہ احمدیہ کے لیے بہت ہی مخلص اور فدایانہ دل سے نوازا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کو دنیاوی فضائل سے نوازا تھا آپ نے بھی اُس کا شکر بجالاتے ہوئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی میں حصہ لیا، شاید ہی کوئی ایسا جماعتی چندہ ہو جس میں آپ باوجود علم ہونے کے نہ شریک ہوئے ہوں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب چندہ منارۃ المسیح کی تحریک فرمائی تو آپ بھی ان سابق فی الخیرات احباب میں شامل ہوئے جنہوں نے ایک سو روپیہ چندہ ادا کیا۔ 1914ء میں اخبار الحکم کی ضروریات کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے چھ ہزار روپے کی اپیل کی گئی، اس اپیل کا فوری عملی جواب دینے والوں کی فہرست میں دوسرا نام آپ کا تھا جس کے ساتھ ہی حضرت عرفانی صاحبؓ نے تحریر فرمایا:

’’ہمیشہ نواب صاحب الحکم کے احیاء و بقا میں بہت بڑا حصہ لیتے رہے ہیں اور سرّاً انہوں نے الحکم کو ہمیشہ قیمتی مدد دی ہے .... مجھے بارہا نواب صاحب نے پوچھا میں کیا مدد دوں مگر میں ان کی قیمتی امداد کو ابھی کسی دوسرے وقت پر ملتوی کرتا ہوں..... نواب صاحب نے نہ صرف الحکم کی بلکہ سلسلہ کی ہمیشہ بے نظیر قیمتی خدمات کی ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ضروریات سلسلہ کے موقعے پر ہمیشہ آپ کو خطاب کیا جاتا تھا۔ 1901ء میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ کو ایک پبلک خط میں لکھا تھا کہ مدرسہ کے منتظم آپ کے وجود کو خدا کا فضل اور غنیمت سمجھتے ہیں اور آپ کو ایک آدمی دیکھتے ہیں جو اپنے وعدہ کا پورا پاس کرتا ہے۔ موعودہ چندہ کو جس پابندی اور خوبی کے ساتھ آپ پہنچا رہے ہیں بھائیوں کے لیے قابل تقلید نمونہ ہے۔ آخر آپ ہی کی ہمت اور جوانمردی امید گاہ نظر آئی۔غرض نہایت عالی ہمتی سے آپ نے مدد دی ہے اور سلسلہ کی تمام مدات آپ کی فیاضیوں کو یادگار رکھتی ہیں۔ آپ نے اکائیوں اور دہائیوں سے لے کر سینکڑوں اور ہزاروں تک اس راہ میں دے دیے ہیں جن کی تفصیل کا یہ وقت نہیں .....‘‘

(الحکم 14/مئی 1914ء صفحہ 1-2)

مالی قربانیوں میں مرکزی تحریکات کے علاوہ جماعت حیدرآباد میں جماعتی نظام کو بہت منظم کیا ہوا تھا اور مقامی جماعت کے اخراجات کا کافی حصہ آپ نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا، آپ کے بیٹے سید عبدالمومن رضوی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ چنتہ کنٹہ گاؤں جو حیدرآباد دکن کے قریب ہے، کے سالانہ جلسہ کے موقعے پر (1942ء میں) مجھے حضرت سید بشارت احمد صاحب نے بتایا کہ ایک زمانہ تھا کہ ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جلسہ سالانہ کیا کرتے تھے، کوئی دوست 4 آنے دیتے، کوئی دوست 8 آنے دیتے مگر حضرت نواب رضوی صاحب چھ روپیہ دیتے تو ہم بہت خوش ہو جاتے اور جلسہ سالانہ آٹھ آٹھ دن تک مناتے کیونکہ اس زمانے میں 6روپے بہت ہو جاتے۔ کتب سلسلہ کی اشاعت وغیرہ میں بھی آپ پیچھے نہ رہتے، صدر انجمن کی سالانہ رپورٹ میں لکھا ہے: ’’حیدرآباد دکن ..... اجلاس ہوتے ہیں جن میں مولوی غلام اکبر خان صاحب معتمد وکلاء اور رجسٹرار صاحب اور جناب سید محمد رضوی صاحب ..... بڑی دلچسپی لیتے ہیں اور اشاعت کتب سلسلہ میں ان کی سعی قابل شکریہ ہے۔‘‘

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان، اکتوبر 1910ء تا ستمبر 1911ء صفحہ 75-76)

آپ جب قادیان حاضر ہوتے تو تحفۃً کچھ چیزیں بھی حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرتے، مثلاً الحکم 17/مئی 1901ء صفحہ 16 پر آپ کے قادیان حاضر ہونے اور مسجد کے لیے عمدہ دریاں لانے کا ذکر ہے۔ ایک مرتبہ حضرت سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ پہلے زمانے میں مسجد مبارک کی صفیں کیسی ہوا کرتی تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ سیالکوٹ میں دب کی صفیں بنا کرتی تھیں جو مضبوط ہوتی تھیں، وہ منگوائی جاتی تھیں۔ پھر حیدرآباد دکن سے نواب رضوی صاحب جو اُن دنوں وکیل تھے، کچھ صفیں لائے تھے جو مسجد اور ساتھ والے کمرہ میں بچھائی گئیں۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر 12 صفحہ 5-6) اس کے علاوہ ملفوظات میں آپؓ کی خدمت میں کیوڑہ بھجوانے کا ذکر بھی محفوظ ہے، حضرت اقدسؑ نے ایک

موقع پر فرمایا ’’کیوڑہ تو میرے پاس بہت اعلیٰ درجہ کا ہے جو سید رضوی صاحب نے حیدرآباد دکن سے بھیجا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 527)

جماعتی چندوں اور مالی تحریکات میں شمولیت کے علاوہ آپ کی مالی قربانی اور ایثار کا ایک نمونہ یہ بھی ہے کہ آپ نے قرآنی تعلیم اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی یا رشتہ داروں کی خبر گیری سے بھی کبھی لاپرواہی نہیں برتی۔قریبی رشتہ داروں کے علاوہ قریبی دوستوں اور دیگر افراد کو ذرائع معاش ڈھونڈنے میں بہت مدد دی۔

1912ء میں آپ ہجرت کر کے حیدرآباد دکن سے بمبئی آ گئے۔ آپ کے چلے جانے سے حیدرآباد دکن کو ایک مخلص وجود سے محروم ہونا پڑا لیکن جماعت احمدیہ بمبئی کی قسمت جاگ اٹھی کہ آپ جیسے عظیم وجود کی خدمات اب بمبئی جماعت کے حوالے سے سامنے آنے لگیں۔بمبئی میں آپ کا مسکن جماعتی مہمانوں کے لیے ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ ایک جگہ لکھا ہے:

’’سید محمد رضوی صاحب ساکن حیدرآباد دکن حال وارد بمبئی نے خواجہ صاحب، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب، مولوی غلام رسول صاحب راجیکی... جو بغرض تبلیغ تشریف لائے اور ایسا ہی صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب جو مصر جا رہے تھے ان کے دو ہمراہی اور میر ناصر نواب صاحب جو حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے۔ ان جملہ احباب کے قیام بمبئی کا خرچ مکان و خوراک وغیرہ اپنے ذمہ لیا۔‘‘

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان 1911-1912ء صفحہ 100)

1919ء میں حضرت مولوی عبدالرحیم نیر صاحب رضی اللہ عنہ تبلیغ اسلام کے لیے انگلستان بھجوائے گئے جو بمبئی بندرگاہ سے روانہ ہوئے، بمبئی میں قیام کے دوران حضرت نواب صاحب کے مخلصانہ

بقیہ صفحہ 11 پر

صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا

حدیقۃ النساء

ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے

جدھر دیکھو ابر گناہ چھا رہا ہے
گناہوں میں چھوٹا بڑا مبتلا ہے

فی زمانہ بہت سی برائیوں کو یہ کہہ کر رائج کیا جا رہا ہے کہ ہر کسی کی پرسنل لائف ہے ان کی پرائیویسی ہے۔ ہر کسی کی اپنی چوائس ہے۔سب یہی کر رہے ہیں ہم کر لیں گے تو کیا ہو جائے گا۔ باقی سب معروف باتوں پر عمل کرتے ہیں اگر ایک یہ کام نہ بھی کریں گے تو کیا ہوا۔ فلاں صاحب کی بیگم اور بیٹی بھی پردہ نہیں کرتیں۔ اگر ہم بھی نہ کریں گے تو کیا ہو جائے گا زمانہ اب بدل گیا ہے اس کا ساتھ دیں لیں گے تو کیا ہو جائے گا۔ وہ فلاں صاحب بھی سور اور شراب والے ریسٹورنٹ میں نوکری کرتے ہیں ہم یا ہمارے بچے کر لیں گے تو کیا ہوا؟ فلاں صاحب سود پر کاروبار کرتے ہیں اور کم آمد پر بجٹ بنواتے ہیں آمدن کے حساب سے کم چندہ دیتے ہیں ان کو تو کوئی نہیں پکڑتا ہم کیوں پورا دیں؟ ہمیں نہیں پتا کہ اس پورے چندے کی وجہ سے ہم کہاں کہاں پکڑ میں نہیں آتے اور وہ آمدن چھپا کر کہاں کہاں پکڑ میں آ رہے ہیں۔جس طرح حلال و طیب دودھ کے بھرے گلاس کو ایک پیشاب کا قطرہ ناپاک بنا دیتا ہے اسی طرح ساری حلال کی آمد میں چند روپے بھی حرام کے مل جائیں تو وہ نار جہنم کے بھڑکانے کا سبب بن جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کتاب رحمان میں صاف صاف بتا رہا ہے کہ

قُلۡ لَّا یَسۡتَوِی الۡخَبِیۡثُ وَ الطَّیِّبُ وَ لَوۡ اَعۡجَبَکَ کَثۡرَۃُ الۡخَبِیۡثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ

(المائدہ:101)

تُو کہہ دے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے خواہ تجھے ناپاک کی کثرت کیسی ہی پسند آئے۔ پس اے عقل والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

کسی بھی کام کو کرنے کی نیت اور سوچ اس کی بنیاد ہوتی ہے وہ بنیاد اگر طیب ہے پاک ہے تو اس کام کا نتیجہ بھی پاک اور طیب ہو گا ورنہ اس کے برعکس ناپاک اور حرام۔ کیونکہ اوپر بیان کردہ آیت کے مطابق حلال اور حرام، پاک اور ناپاک برابر نہیں ہو سکتے۔ چاہے ساری دنیا بھی وہ کام کر رہی ہو وہ کام جائز نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی مرد اپنی گھر کی نگرانی نہیں کر رہا بیوی اور بچوں کی تربیت کا خیال نہیں رکھ رہا یہ دیکھ کر کہ گھر والے غیر اسلامی حرکات میں ملوث ہیں آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں اور یہ کہہ کر بری الذمہ ہو جاتا ہے کہ دوست اور رشتے دار مرد بھی ایسے ہی اپنے کام سے کام رکھتے ہیں اور گھر والوں کو آزادی دیتے ہیں اسی طرح گھر والے خوش رہتے ہیں۔ بیگم یا بچیاں جو چاہیں وہ لباس پہنیں پردے کی پابندی نہ کریں۔ بچے دیر سے گھر آئیں جس طرح کی جگہوں پر چاہیں جائیں جو چاہے وہ کرتے پھریں۔آپ کو اس کا حساب دینا ہو گا جو ذمہ داری بحیثیت گھر کے سربراہ کے آپ پر عائد ہوتی ہے۔ اسی طرح یہی بات عورتوں کے بارے میں بھی ہے۔ وہ اگر اپنے شوہر کا پیسہ بے جا خرچ کرتی ہیں۔ اس کی اولاد کی تربیت نہیں کرتیں غلط کاموں میں ساتھ دیتیں ہیں یہ سوچ رکھتے ہوئے کہ آج کل ایسی باتیں آوٹ ڈیٹڈ ہیں یا ہم لبرل ہیں دوسرے لوگوں کی طرح تو تمام نتائج ان کو بھگتنا پڑیں گے۔ کیونکہ ببول بو کر گلاب کھلنے کی امید رکھنا عبث ہے۔ اس زمانہ میں اس آیت پر غور وفکر کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔ خدا تک جانے کے لیے اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے پاک بننا از حد ضروری ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یہ سچ ہے کہ جو پاک ہو جاتے ہیں
خدا سے خدا کی خبر لاتے ہیں

تو اگر ہم چاہتے ہیں کہ خدا کے ولی بنیں اس سے اپنا تعلق بنائیں تو پھر پاک ہونا پڑے گا ہر طرح سے۔ ذریعہ معاش بھی پاک ہو۔ رزق بھی پاک ہو، ہر تعلق بھی پاک ہو، دل بھی پاک صاف ہو جہاں وہ پاک وجود بسیرا کر سکے۔ روح بھی مصفا ہو۔جس طرح کسی مہمان کی آمد سے قبل اپنے گھر کا کونہ کونہ صاف کیا جاتا ہے اسی طرح اُس بزرگ و برتر ہستی کو اپنے دل میں بسانے کے لیے اپنے پورے وجود کو ستھرا کرنا ہو گا۔ دنیا کی دیکھا دیکھی اس کی ناپاکی کو قبول نہیں کرنا بلکہ اس دعا کے مصداق بننا ہے جو بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی جسمانی و روحانی اولاد کے لیے فرمائی کہ

عیاں کر اُن کی پیشانی پہ اقبال
نہ آوے اُن کے گھر تک رُعبِ دجال

تو اس رعب دجال سے خود بھی بچنا ہے اور اپنی نسل کی حفاظت بھی کرنا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ’’لوگ عام طور پر پوچھا کرتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ سے کس طرح محبت کریں، نیکیوں میں کس طرح ترقی کریں، گناہوں اور مختلف بدیوں سے کس طرح بچیں… اللہ تعالیٰ ان سب سوالات کا یہ جواب دیتا ہے کہ … اگر تم یہ چاہتے ہو کہ عمل صالح تم سے صادر ہوں تو تم حلال اور طیب چیزیں استعمال کرو۔ اگر تم حرام خوری کروگے تو تم میں دھوکا بھی ہو گا، فریب بھی ہو گا، دغابازی بھی ہو گی، لالچ بھی ہو گا، معاملات میں خرابی بھی ہو گی۔ اس کے بعد یہ امید رکھنا کہ تم نیکیوں میں ترقی کرنے لگ جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہوجائے گی، محض ایک خام خیالی ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ 181)

خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ خلافت جیسی نعمت سے وابستہ رہنے والے عموماً دنیا کی برائیوں کی طرف کم راغب ہوتے ہیں اور ان کی اولاد بھی اپنے والدین کو جب سچی اطاعت کرتے دیکھتی ہے تو ان کے دل پر بھی اس کا اثر ہوا کرتا ہے۔ پس اپنی نسلوں کو پاکیزہ بنانے کے لیے ہمیں پہلے خود پاک بننا پڑے گا۔ ہر انسان کمزور ہے خطاؤں سے مبرا کوئی انسان نہیں۔سب غلطیاں کرتے ہیں کوتاہیاں کرتے ہیں لیکن جس وقت اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اسی وقت نادم ہو کر اس غفور و رحیم خدا کے آگے گر جائیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگ لینے سے اور ان سے ہمیشہ کے لیے تائب ہو جانے سے وہ وھاب خدا فضل سے متوجہ ہوتا ہے اور ہمیں معاف کر دیتا ہے۔ اللہ تعالی ہمیں ناپاک اور پاک کے فرق کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان اشعار پر اس مضمون کو ختم کرتی ہوں:

قدموں میں اپنے آپ کو مولا کے ڈال دو
خوف و ہراس غیر کا دل سے نکال تو
لعل و گہر کے عشق میں دنیا ہے پھنس رہی
تو اس سے آنکھ موڑ، ہے مولا کا لال تو
دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا ہوا ہے گند
ہر ہر قدم پہ ہوش سے دامن سنبھال تو

بقیہ: وقف زندگی کی اہمیت اور اس کے تقاضے…… از صفحہ 6

کرتی ہیں، خلیفۂ وقت کے سامنے پیش کرتی ہیں اور کریں گی، تو ان کی بہت بڑی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ پھر ان بچوں کی تربیت اس طرح کریں کہ وہ اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں اس وقف کا حق ادا کرتے ہوئے گزارنے کے لئے پیش کریں۔ پورا عرصہ حمل ان کے لئے یہ دعا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو دین کا خادم بنائے۔ دنیاوی آلائشوں سے پاک رکھے۔ دنیا کی طرف رغبت نہ ہو بلکہ یہ لوگ دین کے لئے خالص ہو جائیں۔ پھر پیدائش کے بعد بچے کی تعلیم و تربیت اس نہج پر ہو کہ اس بچے کو ہر وقت یہ پیشِ نظر رہے اور اس کو یہ باور بھی کروایا جائے کہ مَیں واقفِ زندگی ہوں اور میں نے دنیاوی جھمیلوں میں پڑنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں زندگی گزارنی ہے۔ جب اس طرح ابتدا سے ہی تربیت ہو گی تو نوجوانی میں قدم رکھ کر بچہ خود اپنے آپ کو پیش کرے گا اور خالص ہو کر دین کی خدمت کے لئے پیش کرنے کی کوشش کرے گا۔ پس والدین کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بچے کو وقف کے لئے تیار کرنا، اس کی تعلیم و تربیت پر توجہ دینا والدین کا کام ہے تا کہ ایک خوبصورت اور ثمر آور پودا بنا کر جماعت اور خلیفۂ وقت کو خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے پیش کیا جائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22/ اکتوبر 2010ء)

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی الفاظ میں ایک اعلانِ عام ہے:

’’اے عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اِس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 7)

اللہ تعالیٰ ہمیں وفا اور اخلاص کے ساتھ اپنی زندگیاں خدا کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کرنے والا بنائے دونوں جہانوں میں ہماری قربانیوں کو قبول فرمائے اور وقف کے تقاضوں پر کماحقہٗ عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

سید عمار احمد۔ جرمنی

ہمارے پیروں کے نیچے مٹی زندگی سے بھری پڑی ہے

مٹی کی حیاتیاتی تنوع

انسانی زندگی کی بنیاد

جب ہم اپنے روزمرہ کے معمولات زندگی کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہم میں سے اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہوتے ہیں کہ ہمارے پیروں کے نیچے موجود مٹی میں حشرالارض اور خوردبینی جاندار اجسام کی ایک بہت ہی متنوع کمیونٹی ہے جو ہماری مٹی کو بناتی ہے۔ یہ عالمی حیاتیاتی تنوع (Biodiversity) کا ایک بڑا ذخیرہ ہیں، یہ زراعت اور خوراک، گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو منظم کرتی ہیں اور پودوں، جانوروں اور انسانی صحت کو فروغ دیتی ہیں۔ ان کے بغیر ہماری دنیا ویسی نہیں ہوگی جیسی ہمیں ہری بھری نظر آتی ہے۔

بہت سے لوگوں کو یہ احساس نہیں ہے کہ مٹی زندگی سے بھری ہوئی ہے۔ لاکھوں انواع و اقسام کے خوردبینی جاندار، زندگی کا ایک پیچیدہ اور متنوع مرکب بناتے ہیں جو کہ اب تک کے مشاہدہ اور معلومات کے مطابق کرہ ارض پر کہیں بھی Biomass کے سب سے بڑے ارتکاز کی نمائندگی کرتا ہے۔ ان جاندار اجسام میں ہر وہ چیز شامل ہے جو ننگی آنکھ سے براہ راست نظر آتی ہیں اور وہ جاندار اجسام بھی جو نظر نہیں آتے۔ آپ کو جان کر بہت حیرت ہوگی کہ مٹی میں جاندار اجسام کی زیادہ انواع اقسام پائی جاتی ہیں بانسبت اس کے جو مٹی کے اوپر موجود ہیں۔ ایک مٹھی بھر مٹی میں لاکھوں جاندار اجسام موجود ہوسکتے ہیں۔ مٹی میں مختلف قسم کے جاندار اجسام جیسے ریڑھ کی ہڈی والے (vertebrates)، ریڑھ کی ہڈی کے بغیر (invertebrates)، وائرس، بیکٹیریا، فنگس اور لائیچنز موجود ہوتے ہیں جو Ecosystem کے بہت سے افعال اور خدمات فراہم کرتے ہیں جو زمین پر ہر ایک اور ہر چیز کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

مٹی کے اندر موجود جاندار جو افعال سرانجام دیتے ہیں ان میں سب سے اہم گلنے سڑنے (Decomposition) کا عمل ہے۔ مٹی میں موجود لاکھوں انواع و اقسام کے جاندار اجسام جانوروں کے فضلہ، گرے ہوئے پتوں اور مردہ پودوں اور مردہ جانوروں کو توڑنے اور گلنے سڑنے کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ اس عمل کے دوران بننے والی کاربن اور غذائی اجزاء کو ماحول میں پودوں اور جانوروں کے استعمال کے لئے مہیا کرتے ہیں۔ اسے Nutrient Cycling کہا جاتا ہے۔ مٹی کے اندر موجود جاندار اجسام جو Decomposition کا عمل سرانجام دیتے ہیں وہ Nutrient Cycling کا صرف ایک حصہ ہے اس کے علاوہ بھی وہ دیگر کام سرانجام دیتے ہیں۔

مٹی میں موجود خوردبینی جاندار اجسام ایسے ایجنٹ ہیں جو مٹی میں فلٹرنگ کا کام بھی سرانجام دیتے ہیں جو پانی سے algae پیدا کرنے والے غذائی اجزاء کو نکال دیتے ہیں۔ کچھ خوردبینی جاندار ماحول سے نائٹروجن بھی حاصل کرتے ہیں۔ یہ عمل آزادانہ طور پر یا پارٹنرشپ ساتھ کیا جاسکتا ہے مثلاً پھلی دار پودے مٹی کے کچھ بیکٹیریا کو اپنی جڑوں میں رہنے دیتے ہیں تا کہ اس نائٹروجن سے فائدہ اٹھایا جاسکے جو بیکٹیریا ہوا سے حاصل کرتے ہیں۔ مٹی کے اندر پائے جانے والے مختلف قسم کے جاندار اجسام دیگر جانداروں کی طرح بہت زیادہ اہم ہیں۔ ان کا فضلہ مٹی کے لیے بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔ مٹی میں موجود لاکھوں انواع و اقسام کے جاندار اجسام کا فضلہ چپکنے والے گوند کی طرح کام کرتا ہے اور مٹی کے ذرات کو ایک ساتھ چپکنے میں مدد کرتا ہے، جس سے مٹی کی ساخت بنتی ہے۔ مٹی کے ذرات کو ایک ساتھ چپکنے کے علاوہ، مٹی میں پائے جانے والے کچھ جاندار اجسام میں لمبے لمبے دھاگے کی طرح کے فائبر ہوتے ہیں جو مٹی کے ذرات کے گرد لپیٹ کر انہیں ایک ساتھ جڑے رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔

بڑے اور چھوٹے لاکھوں جاندار ہیں جو مٹی کے اندر رہتے ہیں اور بہت سے اہم افعال سرانجام دیتے ہیں۔ مٹی کو خرابی اور نامیاتی مادے کے نقصان سے بچا کر صحت مند مٹی کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ یہ مٹی کے جانداروں کے لیے خوراک اور محفوظ پناہ گاہ کے طور پر یقینی بناتا ہے، تا کہ زیر زمین تنوع بلند رہے اور مٹی کے مائکروجنزم ہمیں Ecosystem کی خدمات فراہم کرسکیں۔

حوالہ جات

https://www.soils.org/files/sssa/iys/july-soils-overview.pdf

https://www.fao.org/global-soil-partnership/resources/highlights/detail/en/c/1309274/

خلیفۃ المسیح کی دعا کی قبولیت کا ایمان افروز واقعہ

مکرم نصیر احمد نجم۔ جرمنی سے لکھتے ہیں:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جب خلیفہ بنے۔ اپریل کی بات ہے۔ اس کے بعد جب پہلا جلسہ آیا۔ میں پوری فیملی کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی پر گیا۔ جلسہ کے بعد حضور کے ساتھ ہماری ملاقات تھی۔ میں نے یہاں کسی سے بیس ہزار یورو قرضہ لیا تھا۔ جس کی مدت ختم ہوگئی تھی اور میں نے جلسہ کے بعد واپس کرنے تھے اور جانے سے پہلے میں نے اور ایک عزیز نے بینک سے معلوم کیا۔ ہر طرف سے انکار ہو چکا تھا اور شدید پریشانی تھی۔ ملاقات کے موقعے پر میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے جلسہ سے واپس جا کر قرضہ واپس کرنا ہے اور کوئی بھی انتظام نہیں ہوا۔ حضور فرمانے لگے اچھا! اگر کوئی انتظام نہیں ہوا تو ہوجائے گا۔ میں نے اپنی بیگم کی طرف دیکھا اس نے میری طرف دیکھا۔ باہر نکلے۔ بھائی منیر جاوید کے ساتھ ذکر کیا۔ انہوں نے کہا اب فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ نے جاتے ہی کوئی انتظام کر دینا ہے کیونکہ میں حضور کے خلیفۃ المسیح بننے کے بعد ہر روز حضور کے قبولیت دعا کے واقعات دیکھ رہا ہوں۔ بہت تیزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ حضور کی دعاؤں کو قبول فرما رہا ہے۔ ادھر طبیعت میں ایک سکون ہوگیا۔

میں واپس آیا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی (شہید) بھی میرے ساتھ تھے۔ ڈاکٹر صاحب میرے بچپن کے بہت پیارے دوست اور بھائی تھے۔ ان کی شہادت کے بعد دوستیاں رشتہ داری میں بھی بدل گئیں۔ میری بیٹی ان کی بہو اور ان کی بیٹی میری بہو بنی۔ ڈاکٹر منان کی بیگم نے بھی دوستی کو نبھایا۔ ہم اپیل ہائم اپنے گھر واپس آئے جہاں میں نے اپنی ساری زندگی گزاری۔ 1978ء سے میں یہاں رہ رہا ہوں۔ اپنے گھر کی بالکونی میں ہم بیٹھے ہوئے تھے، نیچے دروازے پہ گھنٹی بجی۔ کسی نے دروازہ کھولا اور میرا ایک عزیز اوپر آیا اس نے بیس ہزار یورو پکڑے ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگا۔ لیں جی انتظام ہوگیا ہے۔ میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہوگیا۔ خلافت پہ مزید یقین پختہ ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے خلیفہ کی دعا کو سنتا ہے۔

تبصرہ کتاب

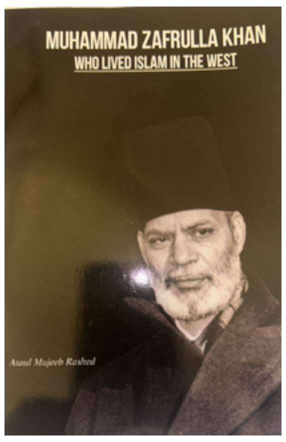

Muhammad Zafrulla Khan Who Lived Islam in the West

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی تحریر کردہ اس مختصر انگریزی کتاب پر ایک مختصر تبصرہ:

یہ کتابچہ خاکسار کو بالاستیعاب پڑھنے کا موقع ملا۔ بڑے ہی نایاب واقعات ہیں جن کے راوی صرف مصنف کتاب ہذا ہی ہیں اور یہی اس کتاب کی انفرادیت ہے کہ مصنف کے بیان کردہ تمام واقعات ان کے ذاتی مشاہدات پر مبنی ہیں۔ بہت دلچسپ اندازِ بیان ہے اور پھر اس کی پرنٹنگ اس کی دلچسپی میں اور بھی ممدّ و معاون ہے۔ میری عمر کے لوگ بھی آسانی اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ اللہ مصنف کو جزائے خیر بخشے اور آپ کی صحت اور عمر میں بہت برکت بخشے۔ آمین

(مرزا نصیر احمد۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ یوکے)

رپورٹ: بشارت احمد ملک۔ مبلغ سلسلہ ویسٹرن اے ریجن، کینیا

جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ

الحمدللہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے مشرقی افریقہ کے ملک کینیا کو دورانِ ماہ اپنے ریجنز کی بعض جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جن کی مختصر رپورٹ بغرض دعا پیش خدمت ہے۔

ممباسہ (Mombasa) ریجن

مؤرخہ 9/اکتوبر 2022ء بروز اتوار ممباسہ ریجن کو درج ذیل 6 جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ممباسہ، کیبرانی، چیبو گا، مریاکانی، مٹونڈیا اور کواکاڈوگو۔ ان جلسوں کی حاضری تقریباً تین صد رہی جن میں دو سُنی اماموں سمیت 22 غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔

تلاوت قرآن کریم، قصیدہ اور نظم کے بعد مقررین نے آنحضرت ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوں کو اُجاگر کیا۔ جن میں آپ ﷺ کی عائلی زندگی، شب و روز کی عبادت، آپ ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین اور مذہبی آزادی کے علمبردار وغیرہ شامل ہیں۔ اجلاسات کے بعد نمازِ ظہر ادا کی گئی اور شاملین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

ایلڈوریٹ (Eldoret) ریجن

مؤرخہ 9/اکتوبر 2022 بروز اتوار ایلڈوریٹ ریجن کو بھی اپنی دو جماعتوں یعنی ایلڈوریٹ اور گاراافالز میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ایلڈورٹ کے جلسہ کی حاضری 28 تھی جس میں تین مہمان بھی شامل ہوئے جبکہ گاراافالز کے جلسہ کی حاضری 30 رہی۔

ناکورو (Nakuru)

اسی طرح ناکورو ریجن کو بھی اپنی جماعت مینن گائی (Menengai) میں مؤرخہ 8/اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ چار غیر از جماعت مہمانوں سمیت کل 35 احباب اس بابرکت جلسے میں شامل ہو کر آنحضرت ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوں سے مستفیض ہوئے۔

نیروبی (Nairobi) اور وَوئی (Voi) ریجنز

مؤرخہ 9/اکتوبر 2022ء بروز اتوار نیروبی ریجن کی جماعت کینول (Kenol) میں نیز وَوئی ریجن کی ماراپُو (Marapu) جماعت میں تبلیغی

جلسہ جات منعقد کیے گئے۔ ان جلسوں میں حاضرین کی تعداد بشمول 12 غیر از جماعت مہمانان کے 53 رہی۔ مکرم مولانا طارق محمود ظفر امیر جماعت کینیا نے بھی ووئی ریجن، جماعت ماراپُو کی اس تبلیغی و تربیتی نشست میں بنفس نفیس شرکت فرمائی۔

ویسٹرن اے (Western A) ریجن

مؤرخہ 24/ستمبر 2022ء بروز ہفتہ لونیوں (Lunhyu) جماعت میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد سواحیلی زبان میں نظم پڑھی گئی۔ بعد ازاں آنحضرت ﷺ کی عبادات اور تعلق باللہ کے عنوان پر تقریر ہوئی جس میں آپ ﷺ کی سیرت کے واقعات اور حضرت مسیح موعود کے آنحضرت ﷺ کی شان میں بابرکت اقتباسات پڑھ کر سنائے گئے۔ جلسہ کے آخر میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس جلسہ میں نزدیک کی دو جماعتوں کے بعض احباب بھی شامل ہوئے۔ جلسہ کی حاضری 8 غیر از جماعت مہمانان سمیت 41 رہی۔

ویسٹرن ریجن کی جماعت شیبنگا (Shibinga) کو بھی مؤرخہ 2/اکتوبر بروز اتوار کو اپنا جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

تلاوتِ قرآنِ کریم کے بعد اطفال الاحمدیہ شیبینگا نے قصیدہ ''یا عین فیض اللہ والعرفان'' نہایت خوبصورت آواز میں پیش کیا۔ پھر مکرم رجب شیسیا (Shisia) صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی آنحضرت ﷺ اور اسلام سے قلبی محبت اور معرفت سے بھری نظم ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' کا سواحیلی ترجمہ مترنم آواز میں پڑھا۔ بعد ازاں مکرم محمد شیسیا صاحب نے شمائل النبی آنحضرت ﷺ کی شب و روز کی مصروفیات کی ایک جھلک بیان کی۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کا عشقِ رسول کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ اس کے بعد ایک دلچسپ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ 2 سنّی اور 5 عیسائی مہمانوں سمیت اس جلسہ کی حاضری 64 تھی۔ الحمدللہ۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

آخر میں دعا ہے کی اللہ تعالیٰ ان تمام جلسوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور بہترین نتائج نکالے اور ہم سب کو آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم اپنے دین و دنیا کو سنوار سکیں۔ آمین ثم آمین

رپورٹ: عبدالنور۔ نمائندہ الفضل آن لائن آئیوری کوسٹ

پہلا ہیلتھ سیمینار جماعت بندوکو آئیوری کوسٹ

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ بندوکو (Bondoukou) آئیوری کوسٹ (Côte d'ivoire) کو اپنا پہلا ایک روزہ ہیلتھ سیمینار مؤرخہ 2/اکتوبر 2022ء کو شہر کی احمدیہ مسجد بیت الاحد میں منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سیمینار میں بطور مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر آنیوے صاحب (Dr Anoumay)، جو کہ ریجنل سرکاری ہسپتال میں بطور ڈاکٹر خدمت انجام دے رہے ہیں، کو دعوت شرکت دی گئی۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم نیز فرینچ ترجمے کے ساتھ کیا گیا جس کے بعد مکرم احمد ساوادوگو صاحب (Sawadogou Ahmadou) معلم سلسلہ بندوکو شہر نے ''اسلامی تعلیمات کی روشنی میں صحت کے اصول'' کے عنوان سے تقریر کی۔ جس کے بعد مہمان خصوصی میں ایک مختصر تقریر کی اور اس کے بعد تفصیلی طور پر مختلف بیماریوں کے متعلق حاضرین کو آگاہی فراہم کی اور مقامی طور پر موجود مختلف غلط شبہات کا ازالہ بھی کیا جن میں خاص طور پر شوگر، ملیریا، ٹائیفائیڈ اور بلڈ پریشر شامل تھے کیونکہ مقامی آبادی نسبتاً ان بیماریوں کا زیادہ شکار ہوتی ہے نیز شاملین کو روزانہ کی متناسب خوراک کا تفصیلی جائزہ بھی پیش کیا گیا۔ جس کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا اور ڈاکٹر صاحب نے حاضرین کے صحت کے متعلقہ سوالات کے جوابات دیے۔ جس کے بعد ریجنل مشنری مکرم شاہد احمد مسعود صاحب نے اس پروگرام کی اختتامی تقریر کی جس میں ڈاکٹر صاحب اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام میں بفضلہ تعالیٰ 28 افراد شریک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس پروگرام کے دوررس اثرات مرتب فرمائے نیز عوام الناس کو صحت کے بنیادی اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بیماریوں سے بچنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

محمد اکمل۔ مشنری بانجل، گیمبیا

چوتھی سالانہ ریجنل تربیتی کلاس لجنات بانجل، گیمبیا

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس لجنہ اماء اللہ بانجل، کومبو ریجن کو امسال اپنی چوتھی سالانہ سمر ٹریننگ کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

یہ کلاس جماعت کی جامع، مرکزی مسجد بیت السلام میں دس روز کے لئے مورخہ 12/ اگست تا 21/ اگست 2022ء کو منعقد ہوئی۔ لجنات کی رہائش کا انتظام مسجد کے ملحقہ ہال میں تھا اور انہوں نے دس روز وہیں قیام کیا۔

الحمد للہ ان دس دنوں میں لجنات اپنے دن کا آغاز باجماعت نمازِ تہجد سے کرتی رہیں۔ لجنات تعلیمی کلاسز مسجد بیت السلام میں منعقد ہوئیں۔ جو صبح آٹھ بجے سے دوپہر تک جاری رہتیں۔

کلاسز کے دوران مختلف مضامین کا احاطہ کیا گیا اور تدریس کے لئے درج ذیل مضامین مقرر کئے گئے۔

- حفظ اور تفسیر قرآن، سورۃ البقرہ رکوع 19، آیات 154۔
- قرآن پاک سے منتخب دعائیں برائے حفظ
- حدیث کی کتاب ''چالیس جواہر پارے'' کی پہلی چار حدیثوں کا حفظ مع تفسیر
- نماز (اقسام، اجزاء وغیرہ)

ان مضامین کے علاوہ کلاس کے دوران لجنات کی علمی، اخلاقی تربیت کے لئے مختلف عناوین پر لیکچرز کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ یہ لیکچر بعد از مغرب ہوتے تھے جن کے بعد متعلقہ موضوعات پر شاملات کو سوالات کا موقع بھی دیا جاتا۔ یہ لیکچرز نیشنل عاملہ کے ممبران اور معلمین نے بڑی محنت سے تیار کئے۔ دوران کلاس پیش کیے گئے لیکچرز کے عناوین درج ذیل ہیں:

- احمدیت کی صداقت قرآن اور احادیث کی روشنی میں
- گیمبیا میں احمدیت کا قیام
- حفظانِ صحت کے اصول
- جماعت کا مالی نظام اور چندہ جات کا تعارف
- احمدیت کا سفر
- چند صحابیاتؓ کا تعارف
- اسلام اور احمدیت کے متعلق عمومی علم

اسلام روحانی و اخلاقی صحت کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت پر بھی زور دیتا ہے لہٰذا اس کلاس میں تعلیمی سلسلہ کے علاوہ لجنات نے روزانہ کھیل اور ورزش میں بھی حصہ لیا۔

20/ اگست 2022ء کو لجنات کے لئے امتحان منعقد کیا گیا اور بعد ازاں اعزاز پانے والی لجنات میں انعامات اور اسناد تقسیم کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ناصرات اور لجنات کی کارکردگی تسلی بخش رہی۔

اس دس روزہ تربیتی کلاس کا اختتام مورخہ 21/ اگست 2022ء کو ہوا۔ اختتامی سیشن کی صدارت نائب امیر و مشنری انچارج مکرم محمود احمد طاہر صاحب نے کی۔ اپنے اختتامی کلمات میں محترم مشنری انچارج صاحب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے ہمیں اچھی صحت اور زندگی کے ساتھ تربیتی کلاس کے کامیاب انعقاد کے قابل بنایا جو گزشتہ دو سال کرونا کی وبا کے باعث منعقد نہیں ہو سکی تھیں۔ انہوں نے حصول علم کی اہمیت کو اجاگر کیا اور شاملین پر زور دیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نمونے کو اپنانے کی کوشش کریں کیونکہ خواتین ہی معاشرے کی نگہبان ہیں۔ انہوں نے شرکاء کو کلاسز کے دوران حاصل کردہ اچھے معیارات کو برقرار رکھنے اور آنے والے سالوں میں مزید آگے بڑھنے کی کوشش کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آخر پر دعا کے ساتھ اس کلاس کا باقاعدہ اختتام ہوا۔

اس کلاس میں لجنات کی کل حاضری 77 رہی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کلاس کو مبارک فرمائے اور ہمیں حقیقی رنگ میں احمدیت کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: حضرت نواب سید محمد رضویؓ...... از صفحہ 7

برتاؤ کے متعلق حضرت نیر صاحبؓ لکھتے ہیں: ''18/ جولائی 1919ء ..... نواب سید رضوی صاحب سے ملاقات ہوئی اور صاحب موصوف محبت و تپاک سے پیش آئے، اپنی موٹر میں بٹھا کر ہمیں اپالو بندر اور سیٹھ اسماعیل آدم کی دوکان پر لے گئے''

(الفضل 30/ ستمبر 1919ء صفحہ 11)

1924ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جب پہلی مرتبہ اپنے بارہ رفقاء کے ساتھ انگلستان تشریف لے گئے تو واپسی پر بمبئی بندر گاہ پر اُترے اور حضرت نواب صاحبؓ کے گھر ہی قیام فرمایا، اخبار الفضل حضور انورؓ کی واپسی کی رپورٹ کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''ساحل سمندر پر احمدی جماعت کے نمائندوں نے پُر جوش و اخلاص استقبال کیا..... اور وہاں سے لیاقت منزل میں پہنچے۔ جناب نواب سید محمد رضوی صاحب کے مہمان ہوئے جنہوں نے نہایت فراخ دلی سے انتظام کیا ہوا تھا اور آپ مہمانوں کے آرام کے لیے ہر طرح مصروف تھے۔'' (الفضل 6/ دسمبر 1924ء صفحہ 2) حضور انورؓ کے اسی قیام کے دوران 20/ نومبر 1924ء کو آپ ہی کے مکان ''لیاقت منزل'' پر گاندھی جی نے علی برادرز (مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی) اور مولانا آزاد کی موجودگی میں حضورؓ سے ملاقات کی۔ 21/ نومبر کو حضورؓ بمبئی سے روانہ ہوئے غرضیکہ تین دن تک آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح اور ان کے رفقاء کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔

1913ء میں حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کچھ عرصہ کے لیے شملہ تشریف لے گئے۔ ان کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ بھی کسی کام سے شملہ پہنچے اور اسی دوران حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ بھی آ گئے۔ جماعت احمدیہ شملہ نے ان بزرگوں کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جلسہ کا پروگرام ترتیب دیا لیکن اتنی کم فرصتی میں جلسہ کا خرچ آڑے آ گیا۔ اتفاق سے حضرت سید محمد رضوی صاحبؓ بھی شملہ تشریف لے آئے اور آپ نے جلسہ کے سب اخراجات اپنے ذمہ لے لیے، اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ مشکل حل کر دی اور جماعت احمدیہ کو کامیاب جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جماعت احمدیہ شملہ کے سیکرٹری حضرت برکت علی صاحب شملویؓ نے لکھا: ''ہم جناب مولوی سید محمد رضوی صاحب کے تہ دل سے مشکور ہیں کہ انہوں نے فی سبیل اللہ جلسہ کا خرچ برداشت کیا اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر سے بہتر جزائے خیر دے اور دین و دنیا میں کامیاب کرے۔''

(الفضل یکم اکتوبر 1913ء صفحہ 16)

آپ زندگی بھر خلافت سے وابستہ رہے۔ 1917ء میں جماعت احمدیہ بمبئی کے دو افراد نے اخبار پیغام صلح میں یہ اعلان کرایا کہ جماعت احمدیہ بمبئی اپنے تعلقات قادیان کی خلافت سے قطع کرتی ہے۔ اس پر جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے فوری طور پر ایک مراسلہ بھجوایا گیا جس میں وضاحت کی گئی کہ یہ دو افراد پہلے دن سے ہی غیر مبائعین میں ہیں جہاں تک تمام جماعت بمبئی کا تعلق ہے تو بفضلہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیعت میں داخل ہے جس کے تحت جماعت احمدیہ بمبئی کے نام درج کیے گئے تھے اور سب سے اول نمبر پر حضرت نواب سید محمد رضوی صاحب اور آپ کے ملازمین کا ذکر تھا۔

(الفضل 17/ فروری 1917ء صفحہ 2)

آپ نے اپنی زندگی میں پانچ شادیاں کیں، ایک شادی نظام آف حیدرآباد دکن کے خاندان میں محترمہ لیاقت النساء بیگم صاحبہ جو پہلے ہی بیوہ تھیں، سے کی۔ حضرت سید محمد رضوی صاحب رضی اللہ عنہ نے اگست 1932ء میں بمبئی میں وفات پائی اور بمبئی کے قبرستان ناریل واڑی میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد بفضلہ تعالیٰ مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی ہے اور جماعت احمدیہ سے مخلصانہ طور پر وابستہ ہے۔ آپ کے بیٹے محترم سید عبدالمؤمن رضوی صاحب کراچی (وفات: 1963ء) نے آپ کے حالات زندگی (غیر مطبوعہ) تحریر کیے تھے، اس مضمون میں وہاں سے بھی مدد لی گئی ہے۔ حضرت سید رضوی صاحبؓ کی نسل میں سے عطاء الواحد رضوی صاحب مربی سلسلہ آج کل رشیا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ (حضرت سید محمد رضوی صاحبؓ کی تصویر ان کے پڑنواسے مکرم رفیع رضا قریشی صاحب نے مہیا فرمائی ہے جو مکرمہ ساجدہ رضوی اہلیہ قریشی عزیز احمد صاحب بھاگوری کے بیٹے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔)

رپورٹ: صمد احمد غوری۔ مبلغ و صدر جماعت احمدیہ البانیا

جماعت احمدیہ البانیا کے جلسہ سالانہ کا انعقاد

جلسہ کی تاریخ و حاضری

مؤرخہ 9/ اکتوبر 2022ء بروز اتوار، البانیا کے دارالحکومت Tirana میں موجود جماعت کی وسیع و عریض مسجد بیت الاول اور مشن ہاؤس میں جماعت احمدیہ البانیا کے 13 واں جلسہ سالانہ کا انعقاد شایان شان طریق پر کیا گیا۔ الحمدللہ۔ Covid-19 کے شروع ہونے کے بعد، دو سال کے بعد پہلا جلسہ منعقد ہوا ہے۔ لہٰذا گزشتہ جلسہ سالانہ سے جو 2019ء میں منعقد ہوا، حاضرین کی تعداد حالات کے مطابق نسبتاً کم تھی۔ اِس جلسہ میں کل 260 احباب و خواتین شریک ہوئے، جن میں سے اکثر البانیا اور کوسووا سے تشریف لائے البانین احمدی و زیر تبلیغ احباب تھے۔

ڈیوٹیاں

جلسہ سالانہ شروع ہونے سے قبل قریباً دو ماہ سے ہی جلسہ کی تیاریاں شروع ہوگئی تھیں۔ تقاریر کے عناوین اور مقررین کی تعیین ہوئی۔ ڈیوٹیاں تقسیم ہوئیں۔ مکرم Mariglen Beja صاحب افسر جلسہ سالانہ اور مکرم Sali Beja صاحب افسر جلسہ گاہ مقرر ہوئے۔ مکرم Dr. Bujar Ramaj صاحب ناظم استقبال، مکرم Gëzim Muzhaqi صاحب ناظم طعام، مکرم Markelian Shparthi صاحب ناظم برائے رجسٹریشن و پارکنگ، مکرم Genci Ramaj صاحب ناظم بُک اسٹال، نمائش تراجم قرآن مجید و ناظم coffee، مکرم Imer Gjergji صاحب ناظم آڈیو ویڈیو، مکرم S.Rama صاحب ناظم حفاظت اور مکرم Bekim Bici صاحب ناظم فوٹو گرافی کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ بوسنیا سے تشریف لائے بوسنین احباب نے بھی جلسہ کی تیاری میں بہت تعاون کیا۔ بالخصوص مکرم Cazim Fetahovic صاحب، مکرم Mahir Cebiric صاحب اور مکرم Elvedin Bostanzija صاحب وقفوں کے دوران مہمانوں کو coffee پلانے میں مسلسل مستعد رہے۔ مکرم رانا منور محمد صاحب مبلغ سلسلہ کروشیا نے بھی کئی تکنیکی کاموں میں مدد دی۔

اسی طرح لجنہ میں بھی مکرمہ قدسیہ مشتاق غوری صاحبہ کی قیادت میں ان کی ٹیم نے مسلسل خدمات بجالائیں۔ مشن ہاوس میں ٹھہرے مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام بھی کیا۔ تمام ناظمین نے اپنی ٹیم کے ساتھ احسن رنگ میں جلسہ کو کامیاب رنگ میں انعقاد کرنے کی بھر پور کوشش کی۔

جلسہ سے قبل 7 وقارعمل

اس کے علاوہ جلسہ سے دو ہفتہ قبل کل 7 وقارعمل بھی کئے گئے جس میں البانیا جماعت کے خدام نے اسی طرح ایک زیر تبلیغ دوست مکرم Marsel Hasanllari صاحب نے بھی بہت کام کیا۔ ان وقارعمل تقریباً 15 ہزار مربع میٹر پر پھیلی گھاس کاٹی گئی، درختوں کو سیٹ کیا گیا، جلسہ گاہ کے لئے نقل وحمل کے کام وغیرہ کئے گئے۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

البانیا کے علاوہ دیگر ممالک سے شامل وفود

البانیا کے علاوہ دیگر ممالک سے شاملین کی تفصیل اس طرح سے ہے:

کوسووا سے مکرم جناح الدین صاحب سیف صدر جماعت و مبلغ سلسلہ کی قیادت میں 82 کوسووا کے البانین احباب و خواتین نے شرکت کی، جو حسب سابق ایک بڑی بس اور کاروں میں قافلہ کی شکل میں نہایت منظم طریق پر تشریف لائے۔

اسی طرح شمالی مقدونیا سے مکرم شاہد احمد بٹ صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم صہیب ناصر صاحب مبلغ سلسلہ کی قیادت میں 7 احباب کا وفد شامل ہوا۔ بوسنیا سے مکرم مفیض الرحمن صاحب صدر جماعت و مبلغ سلسلہ کی قیادت میں 10 احباب کا وفد شامل ہوا۔ کروشیا سے مکرم رانا منور محمد صاحب صدر جماعت و مبلغ سلسلہ شامل ہوئے۔ لندن سے مکرم ڈاکٹر عبد الشکور اسلم خان صاحب سابق صدر جماعت البانیا مع اہلیہ مکرمہ بشریٰ شکور صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ البانیا تشریف لائے۔ نیز جرمنی سے مکرم میجر زبیر خلیل خان صاحب Humanity First Germany کے بلقان ممالک کے انچارج بھی تشریف لائے۔

لوائے احمدیت و قومی پرچم

حسب پروگرام ٹھیک صبح 9:30 کو جماعتی روایات کے مطابق لوائے احمدیت لہرایا گیا جو صمد احمد غوری صدر جماعت و مبلغ سلسلہ نے کیا اسی طرح مکرم Dr.Bujar Ramaj صاحب نائب صدر جماعت نے البانیا کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد نائب صدر صاحب نے دعا کروائی۔

مردانہ و زنانہ جلسہ گاہیں

مردحضرات کے لئے مسجد بیت الاول میں جلسہ گاہ تیار کیا گیا، جبکہ لجنہ و زیر تبلیغ خواتین کے لئے مشن ہاوس کے لیکچر ہال میں جلسہ گاہ تیار کیا گیا تھا جہاں پر جلسہ کی تمام کاروائی live streaming کے ذریعہ بڑی TV پر نشر کی گئی۔

پہلا اجلاس

لوائے احمدیت و قومی پرچم لہرانے کے بعد تمام احباب جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور پہلے اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی جس کی صدارت مکرم جناح الدین سیف صاحب صدر جماعت و مبلغ سلسلہ کوسووا نے کی۔ تلاوت قرآن مجید و البانین ترجمہ کوسووا کے احمدی مکرم Besmir Yvejsi صاحب نے پیش کیا

1۔ معاشرتی مسائل کا حل

پہلی تقریر صمد احمد غوری صدر جماعت و مبلغ سلسلہ البانیا نے معاشرتی

خرابیاں اور دین اسلام کی روشنی میں ان کا حل کے موضوع پر کی۔ آج کے دور میں انسان کس طرح اپنے نفس کی غلامی کے ساتھ ساتھ وسائل، انٹرنیٹ، دنیا پرستی وغیرہ کا غلام بن چکا ہے۔ اس سے آزادی کے لئے انسان کو اپنا Locus of control کی تعیین کرنی ضروری ہے۔ اس کام میں قرآن مجید کی تعلیم اور جماعت کے ساتھ جُڑے رہنے سے ملنے والی مثبت طاقت بے مثال علاج کا کام دیتی ہے۔ اسی طرح البانین مسلمانوں میں ایک کثیر تعداد اپنے آپ کو جادو اور جنوں کے اثر کے تحت مانتے ہیں یا ان چیزوں کے منفی اثرات سے خائف رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہوکر لوگوں کو اس قسم کے سارے خطروں سے حفاظت مل جاتی ہے۔ ان امور پر مقرر نے مختلف مثالوں سے موضوع پر روشنی ڈالی۔

Video: جرمنی عیسائی کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی طرف ہدایت فرمائی

اس کے بعد 8 منٹ کی ایک مختصر ویڈیو ''ایک جرمن عیسائی جس کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی طرف ہدایت دی'' کے عنوان سے پیش کی گئی جس میں مکرم Saeed Matthias Gessler صاحب نے اپنا قبول اسلام کا ایمان افروز واقعہ بیان کیا۔ ویڈیو البانین زبان میں dubbed کرکے پیش کی گئی۔

2۔ اسلام دین فطرت ہے

جلسہ کی دوسری تقریر مکرم Dr.Bujar Ramaj صاحب نے اسلام دین فطرت کے موضوع پر کی۔ موصوف نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ قرآنی آیات کی پُرمعارف تفسیر کی روشنی میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو نظام قائم فرمائے، ایک جسمانی اور دوسرا روحانی اور دونوں نظاموں کو آپس میں مشابہ بنایا۔ ان دونوں نظام کی ہم آنگی کو پانا دراصل دین اسلام ہے اور اسی ذریعہ سے انسان کو حقیقی سکون ملتا ہے۔

Coffee Break

تقریباً 11 بجے پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا اور اس کے بعد آدھے گھنٹے تک coffee break ہوا۔ اس دوران شاملین جلسہ نے صحن میں نہ صرف ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کیا، بلکہ بُک اسٹال سے فائدہ اٹھایا اور البانین زبان میں کتابیں حاصل کیں۔ تمام کتابیں لوگوں کو مفت دی گئیں۔ جماعت احمدیہ البانیا کے ایک مخلص خادم نے ان تمام کتب کی قیمت ادا کی۔

بُک اسٹال کے علاوہ، اس دفعہ ایک نیا ٹینٹ ''آپ جماعت احمدیہ میں کیسے شامل ہوسکتے ہیں؟'' کے بینر کے ساتھ لگایا گیا۔ اس ٹینٹ سے بھی لوگوں نے جماعت کا تعارف حاصل کیا۔ الحمدللہ۔

دوسرا اجلاس

11:30 بجے دوسرا اجلاس کا آغاز زیر صدارت مکرم Dr. Bujar Ramaj صاحب نائب صدر جماعت البانیا ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم صہیب ناصر صاحب مبلغ سلسلہ شمالی مقدونیا نے کی، جس کا البانین ترجمہ بھی

پیش کیا گیا۔

3۔مغرب سے چڑھتا ہوا سورج

جلسہ کی تیسری تقریر مکرم Sali Beja صاحب نے ’’مغرب سے چڑھتا ہوا سورج‘‘ کے عنوان پر کی۔موصوف نے اپنی تقریر میں اولاً جماعت احمدیہ اور غیر احمدی مسلمانوں کے پیشگوئیوں کو سمجھنے کے مختلف نظریوں پر روشنی ڈالی اور پھر مغرب سے سورج کے طلوع ہونے کی پیشگوئی کی وضاحت کرتے ہوئے خلافت احمدیہ اور جماعت کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر قیادت خدمات و ترقیات کا ذکر کیا۔موصوف نے بتایا کہ مسلمانوں کے سامنے دو نظریات ہیں: ایک وہ جو قصے کہانیوں میں ہوتا ہے اور جس کا انجام انتظار لاحاصل ہے اور دوسرا جو الہام کی روشنی میں عقل کو نور بخشتا ہے، حقیقت پسند ہے اور جس کا مستقبل روشن و بابرکت ہے۔

Video: MTA Documentary “Way of Seekers”

اس کے بعد MTA کی تیار کردہ ڈاکومنٹری بعنوان Way of Seekers البانین زبان کے subtitles کے ساتھ دکھائی گئی۔یہ ڈاکومنٹری تقریباً 15 منٹ کی تھی۔

تعارفی تقریر

جلسہ پر آئے مہمانوں میں سے مکرم میجر زبیر خلیل خان صاحب نگران Humanity First Germanyبرائے بلقان ممالک نے مختصر تقریر میں حاضرین کو HF Germany کی روس و یوکرین جنگ سے متاثرین کے لئے ہو رہی خدمات کا دلچسپ انداز میں تذکرہ کیا۔

نماز ظہر و عصر و طعام

12:40 پر اذان دی گئی اور حاضرین نے مسجد میں نمازیں ادا کیں۔ اس کے بعد احباب مشن ہاؤس کے صحن میں تشریف لے گئے جہاں پر بہت ہی خوشگوار موسم میں کھانا تناول کیا۔

تیسرا اجلاس

حسب پروگرام 2:10 منٹ پر جلسہ کا تیسرا اور آخری اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر عبد الشکور اسلم خان صاحب سابق صدر جماعت البانیا نے کی۔تلاوت قرآن مجید و ترجمہ محترم Alban Zeqiraj صاحب معلم سلسلہ کوسووا نے پیش کیا۔

Video: جرمن عیسائی خاتون کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی طرف ہدایت عطا فرمائی۔

اس کے بعد MTA کی تیسری ویڈیو پیش کی گئی جس میں ایک جرمن خاتون نے جو عیسائی تھیں، اپنا قبول اسلام احمدیت کا ایمان افروز سفر بتایا۔ 7منٹ کی یہ ویڈیو البانین زبان میں مکرمہ Elbesa Beja کی آواز میں dubbed کرکے دکھائی گئی۔

4۔جماعت احمدیہ پر ایک تعارف

جلسہ کی چوتھی تقریر مکرمہ Marigle Beja صاحب سیکرٹری تبلیغ البانیا نے جماعت احمدیہ پر ایک تعارف کے موضوع پر کی۔موصوف نے بتایا کہ کس طرح انہوں نے جو چند سال قبل جماعت کو غیر اسلامی سمجھتے تھے، جماعت کے قریب آئے، اور دلائل کو سمجھا اور دعاوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی اور آج اس جماعت میں سیکرٹری تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔موصوف نے بتایا کہ اگر انسان حقائق کو سمجھنے کی ہمت کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور اپنی جماعت کے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔موصوف نے اپنی تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں بتایا کہ جماعت احمدیہ کیسی بابرکت اور الٰہی جماعت ہے۔

Video: ڈووی سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور فتح عظیم

اس تقریر کے بعد چوتھی ویڈیو دکھائی گئی جو البانیا کے جلسہ سالانہ سے ایک ہفتہ قبل MTA پر نشر ہوئی This Week with Huzoor تھی۔اس ویڈیو میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی Dr. Alexander Dowie سے متعلق پیشگوئی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا امریکہ کے شہر Zion میں مسجد فتح عظیم کا افتتاح کا نہایت ہی ایمان افروز بیان ہے۔جماعت البانیا نے محض دو دنوں میں اس ویڈیو کا البانین ترجمہ کرکے پروفیشنل انداز میں اس کی dubbing کی اور جلسہ پر حاضرین کو دکھائی۔الحمدللہ۔

اس ڈاکومنٹری کے بعد صدر جماعت و مبلغ سلسلہ البانیا نے تمام احباب اور جلسہ کے کارکنان کا شکریہ ادا کیا اور یہ بھی بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی گئی تھی جس پر حضور نے دعا کی کہ:’’اللہ کرے یہ جلسہ سب کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا موجب ہو اور تمام شامل ہونے والوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاوں کا وارث بنائے اور اس جلسہ کے بابرکت ثمرات ظاہر فرمائے۔اللہ آپ کے ساتھ ہو۔آمین۔‘‘

یہاں یہ بھی ذکر کرتے چلیں کہ جلسہ سالانہ سے ایک ہفتہ قبل Tirana شہر میں بارش رہی۔جلسہ والا ہفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نہایت خوشگوار رہا۔جلسہ کے روز دوپہر کا کھانا اور دیگر کئی انتظامات صحن میں باہر ہونے تھے، جو موسم کی خوشگواری کی وجہ سے بہت سہولت سے انجام پائے۔ الحمدللہ۔

تعارفی تقریر و دعا

آخر پر مکرم ڈاکٹر عبد الشکور اسلم خان صاحب سابق صدر جماعت البانیا نے مختصر تعارفی تقریر کی جس میں انہوں نے انیس سال قبل جب وہ آئے البانیا خدمت کے لئے آئے تھے اور آج کے حالات کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے۔اس کے بعد موصوف نے اختتامی دعا کروائی اور جلسہ کا اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے معاً بعد البانیا کے خدام اور بوسنیا سے آئے ہوئے مہمانوں نے وائنڈ اپ بسرعت مکمل کیا۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بابرکت نتائج عطا فرمائے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس جلسہ سے متعلق دعاوں کو قبول فرمائے۔آمین

مرسلہ: مولانا عطاء المجیب راشد۔امام مسجد فضل لندن

غَلَط العام الفاظ کی درستی

	غَلَط العام	درست ادائیگی
1	مُبَارَک اللہ لکم	بَارَکَ اللّٰہُ لَکم
2	جزاکُم اللہ و اَحسَنُ الجَزَاء	جزاکُم اللّٰہُ اَحسَنَ الجَزَاء
3	خلیفۃ المسیحُ الاوّل	خلیفۃُ المسیح الاوّل
4	خلیفۃ المسیحُ الثّانی	خلیفۃُ المسیح الثّانی
5	خلیفۃ المسیحُ الثّالِث	خلیفۃُ المسیح الثّالِث
6	خلیفۃ المسیحُ الرَّابِع	خلیفۃُ المسیح الرَّابِع
7	خلیفۃ المسیحُ الخَامِس	خلیفۃُ المسیح الخَامِس
8	یَا اَمِیرُ المومنین	یَا اَمِیرَ المومنین
9	مَسجِدِ مُبَارِک	مَسجِدِ مُبَارَک
10	بیتُ الفَضَل	مَسجد فضل
11	اِطفالوں کا اجتماع	اَطفال کا اجتماع
12	خدّاموں کا اجتماع	خدّام کا اجتماع
13	اَنصَاروں کا اجتماع	اَنصار اللہ کا اجتماع
14	بیتُ الفَتوح	مسجد بیتُ الفُتُوح
15	اَلفَضَل	اَلفَضل
16	لَجنہ اَمَاءُ اللہ	لَجنہ اِمَاءِاللہ
17	ایک لَجنہ	ایک لَجنہ ممبر
18	ایک ناصرات	ایک ناصرہ
19	ایک واقفین نَو	ایک واقفِ نَو
20	ایک واقفاتِ نَو	ایک واقفۂ نَو
21	غَلطی	غَلَطی
22	اَزَالہ	اِزَالہ
23	کِشتی	کَشتی

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

اطفال کارنر

تقریر

سیرت حضرت مرزا ناصر احمدؒ

حضرت مرزا ناصر احمدؒ کا مبارک وجود خدائی بشارتوں کا حامل تھا۔ ہزاروں سال قبل الٰہی کتاب طالمود میں آپ کے خلیفہ موعود ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ دسویں صدی ہجری کے مجدد حضرت امام عبد اللہ الوہاب شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سرزمین اندلس (سپین) کی روحانی فتح کا ذکر کرتے ہوئے پیشگوئی فرمائی کہ اس وقت مہدی موعود کا نائب ’’ناصر دین اسلام‘‘ ہوگا۔ خود بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ ’’میں تجھے ایک نافلہ یعنی پوتا عطا کروں گا‘‘۔ پیشگوئیوں کا سلسلہ یہیں تک نہیں رکتا بلکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو جو آپ کے والد ماجد تھے اور خود پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق تھے اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی کہ ’’میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمر بستہ ہوگا۔‘‘

یہ تمام الٰہی وعدے قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمدؒ کے وجود بابرکات میں ایک عظیم شان کے ساتھ پورے ہوئے۔ حضرت اماں جان کو ایک دفعہ آپ کے بارہ میں فکر ہوئی اور آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا ’’میاں ناصر کو قرآن حفظ کروا دیا ہے دوسری پڑھائی کا بھی انتظام کر دو کہیں دوسرے بچوں سے پیچھے نہ رہ جائے‘‘۔ آپ نے بڑے جوش و جذبہ سے فرمایا کہ ’’اماں جان آپ اس کا فکر بالکل نہ کریں ایک دن یہ سب سے آگے ہوگا۔‘‘

خدا کے بندے کے الفاظ کس شان سے پورے ہوئے جب 8/ نومبر 1965ء کو قبائے خلافت عطا فرما کر منصب امامت پر فائز فرمایا۔ آپ کا سترہ سالہ دور خلافت بے شمار افضال خداوندی اور تائیدات الٰہیہ سے روشن تھا۔متعدد تحریکات اور ان کے بابرکت نتائج سے جماعت کو ایک عظیم استحکام حاصل ہوا۔

وقف عارضی اور تعلیم القرآن جیسی تحریکات نے جماعت کی روحانی اور علمی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کیا۔

آپ کی سیرت کا ایک اہم کردار خدا تعالیٰ اور اس کے بجھوائے ہوئے عظیم نبی حضرت محمد ﷺ سے بے پناہ پیار تھا۔ آپ کی پاک سیرت کا خلاصہ ان دو فقروں میں بیان ہوسکتا ہے کہ کَانَ عُثْمَانَ وَقْتِہٖ وَخُلُقُہٗ حُبَّ مُحمد ﷺ کہ آپ عثمانِ وقت تھے یعنی خلافت اُولیٰ کے تیسرے مظہر حضرت عثمان کی طرح تھے اور آپ کا خُلق حبِ محمد تھا۔ 1974ء کو قومی اسمبلی کی کاروائی کے آخری روز آپ نے نہایت رقت آمیز الفاظ میں قرآن عظیم کو ہاتھ میں لے کر ایوان میں اپنی تقریر کا اختتام ان الفاظ میں کیا۔

’’ان تیرہ دنوں میں اگر کوئی شخص میرے دل کو چیر کے دیکھ سکتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ اس میں خدا اور محمد مصطفی ﷺ کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں ہے‘‘ آپ کی اس محبت کی وجہ سے جو روحانی چہرہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرما رکھا تھا اس کو دیکھ کر بعض دہریئے بھی خدا کے قائل ہو جاتے۔ ایک ایم این اے جو اشتراکیت زدہ تھا آپ کے چہرہ کو دیکھ کر کہا ’’حضرت صاحب کو دیکھ کر اتنا ضرور سمجھ گیا ہوں کہ اس کائنات میں کوئی تو ایسی ہستی موجود ہے جس نے ایسا نورانی چہرہ پیدا کیا ہے‘‘

آپ کی بابرکت ذات بعض خدائی وعدوں کو پورا کرنے کا بھی موجب ہوئی مثلاً بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کا وعدہ آپ کے مبارک دور میں گیمبیا کے گورنر جنرل ایف ایم سنگھاٹے کے ایمان لانے سے پورا ہوا۔ الہام وسع مکانك کے تحت بھی آپ کے عہد مبارک میں جماعت کا بیج چمنستان کی صورت اختیار کر گیا۔علم و معرفت میں کمال حاصل کرنے کی پیشگوئی کا عالمی رنگ میں پہلا ظہور مشہور عالم سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام کی شخصیت میں آپ کے دور میں ہوا۔

براعظم افریقہ میں احمدیت کا پیغام جس شان سے آپ کے دور میں پھیلا وہ ایک عظیم اور درخشاں باب ہے قرآن کریم کی لاکھوں کی تعداد میں اشاعت کا سہرا بھی آپ کے سر ہے۔

پاکستان کے 1974ء کے پرآشوب دور میں آپ کی اولوالعزم قیادت میں جماعت جس شان کے ساتھ سرخرو ہو کر نکلی وہ بھی اپنی ذات میں ایک عظیم تائید خداوندی ہے جو آپ کے حق میں ظاہر ہوئی۔

آپ کی سیرت تو ایک بہتا دریا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی سیرت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(فرخ شاد)

فقہی کارنر

قربانی اور صدقہ میں فرق

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ابراہیمی سنت کے ماتحت مسلمانوں کو بھی قربانی کا حکم ہے اور اس پر مسلمان ہمیشہ سے عمل کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر چونکہ اس رؤیا کے دونوں پہلو ہیں منذر بھی اور مبشر بھی اسی وجہ سے اس قربانی اور صدقہ میں فرق ہے۔ صدقہ کی قربانی کا گوشت انسان کو خود کھانا جائز نہیں مگر اس قربانی کا گوشت انسان خود بھی استعمال کرسکتا ہے اور اپنے دوستوں اور غرباء و مساکین میں بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الفضل 6/ ستمبر 1920ء صفحہ 7 تا 9 بحوالہ خطبات محمود جلد 2 صفحہ 61)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

عورت کا مقام و مرتبہ

اس بات کو نہ بھولئے کہ عورت دنیا کی اہم ترین اور عظیم ترین ہستی ہے۔ وہ دنیا میں اس لئے نہیں آئی کہ مردوں کا کھلونا بنی رہے بلکہ عورت وہ مقدس ہستی ہے جس نے دنیا کے بڑے بڑے پیغمبروں، اوتاروں، اولیاؤں اور علماء کو جنم دیا۔ اس کی گود میں قومیں پلیں اور بڑھیں۔ اس نے دنیا کے سامنے ایثار و قربانی کا بہترین عملی نمونہ پیش کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

(مرسلہ: مصباح عمر تیماپوری۔ انڈیا)

طلوع و غروب آفتاب

10/ نومبر 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:10	17:40
مدینہ منورہ	05:14	17:37
قادیان	05:29	17:32
ربوہ	05:08	17:12
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:42	16:22